جلالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

www.KitaboSunnat.com

عبدالحمید ڈار

منشورات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جلالِ نبوی ﷺ

عبدالحمید ڈار

www.KitaboSunnat.com

منشورات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : جلال نبوی ﷺ

مصنف : عبدالحمید ڈار

ایڈیشن اول : نومبر ۲۰۰۷ء

ایڈیشن دوم : مئی ۲۰۰۸ء

تعداد : ۱۱۰۰

سرورق : راشد الیاس مہر

ٹائپ کاری : فراز احمد سلیم

کوڈ : 04129

ناشر : منشورات، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔۵۴۷۹۰

فون : 042 - 610 8792 - 543 4909 - 542 5356

فیکس : 042 - 543 2194

ای میل : manshurat@hotmail.com

مطبع : عرفان افضل پرنٹرز، لاہور۔

المكتبة الرحمانية
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

قیمت : ۳۹ روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- ❖ مقدمہ — مولانا عبدالمالک — ۶
- ❖ جلالِ نبوی ﷺ — ۹
- ❖ نماز باجماعت بلا عذر ترک کرنے پر عتاب — ۱۱
- ❖ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے سخت وعید — ۱۳
- ❖ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں سے اظہارِ برأت — ۱۷
- ❖ بدعت کا وبال — ۱۹
- ❖ جاہلیت کی پکار پر اظہار ناراضی — ۲۲
- ❖ امورِ دین میں تشدد پر اظہارِ ناراضی — ۲۵
- ❖ احکاماتِ شریعت کو کھیل بنانے پر وعید — ۲۸
- ❖ پڑوسی کو دین کی تعلیم دینے میں کوتاہی پر سرزنش — ۳۱
- ❖ قولِ نبی ﷺ کو نظر انداز کرنے کا وبال — ۳۴
- ❖ صحابیِ رسول ﷺ کو گالی دینے والے کو ملامت — ۳۶
- ❖ اقامتِ دین کی راہ میں عجلت پسندی پر اظہارِ ناگواری — ۳۸
- ❖ عدمِ برداشت پر اظہار ناراضی — ۴۰
- ❖ کسی کے گھر میں تانک جھانک پر غیض وغضب — ۴۳
- ❖ عیب چینی پر گرفت — ۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ مصنوعی افزایشِ حسن پر لعنت ۴۷
❖ نقلیں اتارنے والے کو بددُعا ۴۹
❖ غلاموں سے بدسلوکی پر اظہار ناراضی ۵۱
❖ خواتین کو خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت ۵۴
❖ تصویر کشی پر شدید وعید ۵۶
❖ بدبودار چیزوں سے اذیت دینے کی ممانعت ۵۹
❖ تشبّہ کرنے والوں سے اظہار بیزاری ۶۱
❖ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے والوں سے اظہارِ برأت ۶۴
❖ اونچی عمارتیں بنانے والوں سے اظہارِ ناراضی ۶۶
❖ زر پرستی کی مذمت ۶۹
❖ سودخوروں پر لعنت ۷۱
❖ لین دین میں بددیانتی پر زجر ۷۴
❖ قرض کی ادائیگی نہ کرنے والوں کے لیے شدید وعید ۷۶
❖ اشیائے تعیش کے استعمال پر برہمی ۷۸
❖ ذخیرہ اندوزی کرنے والوں پر لعنت ۸۰
❖ غاصب کے لیے شدید وعید ۸۲
❖ بے لاگ محاسبہ ۸۴
❖ حکمرانوں کے جھوٹ کو سچ کہنے اور ظلم میں ان کی مدد کرنے پر وعید ۸۷
❖ چوری کا وبال ۹۰
❖ مسلمانوں پر ہتھیار اُٹھانے کی مذمت ۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ❖ رشوت لینے اور رشوت دینے والے پر لعنت ۹۵
- ❖ جھوٹی قسم کا وبال ۹۷
- ❖ حیوانات پر ظلم کرنے والے پر لعنت ۹۹
- ❖ صحت مندی پر اِترانے والوں سے اظہار برأت ۱۰۲
- ❖ لایعنی سوالات پر اظہارِ برہمی ۱۰۵
- ❖ تحریف شدہ کتابوں کے مطالعے پر برہمی ۱۰۸
- ❖ نبی ﷺ کو انبیا علیہم السلام پر ایسی فضیلت دینے کی ممانعت جس سے ان کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہو ۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

نبی اکرم ﷺ سیّد کائنات، سید بنی آدم، سیّد الرسل وسید الانبیا ہیں۔ آپ کی ذات اقدس تمام انبیا علیہم السلام کے کمالات ومحاسن کی جامع ہے۔ حسنِ یوسف، دمِ عیسٰی، یدِ بیضا داری، آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق حسنہ کو عظیم قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

انك لعلٰى خلق عظيم ،'یقیناً آپ عظیم اخلاق پر ہیں'۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی ہر شان، ہر ادا، ہر صفت، عظمت کی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔

اُمت پر آپ ﷺ کی شفقت ورحمت کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کے بارے میں فرمایا: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ٥ [التوبہ ۹: ۱۲۸] دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول ﷺ آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمھارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمھاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔

آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، آپ کی نرم خوئی کا حال یہ ہے کہ غزوہ احد میں اپنے جان نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی لغزش کے سبب آپ کو سخت جانی اور ذہنی اذیت پہنچی، ۷۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے، آپ ﷺ کے چچا سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، ان کا مثلہ کیا گیا، ان کے کلیجے کو چبایا گیا لیکن آپ ﷺ اپنے کسی صحابی کے متعلق کوئی شکایت کا جملہ زبان سے نہ نکالا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس بلند اخلاق اور نرمی کی اس طرح تحسین فرمائی۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ [ال عمرٰن ۳: ۱۵۹]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''[اے پیغمبر ﷺ] یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے کہ تم اِن لوگوں کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر کہیں تم تُند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمھارے گرد وپیش سے چھٹ جاتے۔ ان کے قصور معاف کردو۔ ان کے حق میں دُعائے مغفرت کرو، اور دین کے کام میں اِن کو بھی شریکِ مشورہ رکھو''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس واقعہ پر جو لغزش ہوئی ان پر اللہ تعالیٰ نے براہ راست تبصرہ اور رہنمائی فرمائی۔ لیکن نبی ﷺ نے کسی صحابی کو نشانہ نہیں بنایا۔

اس سے آپ ﷺ کی شان کریمی ورحمت اور حلم کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ گھریلو زندگی میں آپ نے اپنی ازواج مطہرات، اپنی لونڈیوں غلاموں اور خادموں کو کبھی گالی نہیں دی اور کبھی مارا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جو آپ کے خادم خاص تھے، فرماتے ہیں کہ'' میں نے دس سال نبی ﷺ کی خدمت کی، آپ نے مجھے کبھی بھی کسی کے کام کے بارے میں جو میں نے کیا، نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور کسی کام کے متعلق جو میں نے نہیں کیا نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نبی ﷺ نے کبھی غصہ نہیں فرمایا اور کبھی آپ کی شان جلالی کا نظارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے نہیں کیا؟ اگر جواب نہیں میں ہو تو پھر آپ کی سیرت طیبہ میں زندگی کے سارے شعبوں اور سیرت کے تمام گوشوں کے لیے نمونہ نہیں ملے گا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے زندگی کے تمام گوشوں میں اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ** [الاحزاب ۳۳: ۲۱] تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ اس لیے بلا شک وشبہ جواب مثبت ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر گوشہ حسین ہے۔ اور شان جمالی کی طرح شان جلالی کی کرنیں بھی پوری کائنات کو منور کر رہی ہیں۔

آپ ﷺ کا چہرۂ انور اس وقت غصے سے سرخ ہو جاتا تھا جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو پامال کیا جاتا یا کوئی نامعقول سوال کیا جاتا۔

پروفیسر عبدالحمید ڈار صاحب نے جو ماہر معاشیات ہونے کے ساتھ قرآن وسنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیرت طیبہ کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں اور تقویٰ اور اخلاص میں بھی ایک خاص مقام کے حامل ہیں۔ ان جیسے اساتذہ دوسروں کے لیے نمونہ ہیں۔ انھوں نے رسول ﷺ کی شان جلالی کے چند خوبصورت اور پُرکشش مناظر کو معتبر کتب احادیث و سیرت سے جمع کیا ہے، اور ان کی بہترین تشریح پیش کی ہے، اور ان سے اُمت مسلمہ کو جو درس ملتا ہے اس کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔

آج کے اس دور میں دین کی حرمت جس طرح پامال کی جا رہی ہے اس طرح کبھی بھی پامال نہیں کی گئی تھی، آج دین پورے کا پورا معطل ہے۔ آج اُمت مسلمہ پر کفر اور کفار کی یلغار ہے۔ ایسی صورت حال میں مسلمانوں کو نبی ﷺ کی شان جلالی کا عظیم مظہر بننا ہوگا۔ دینی غیرت وحمیت کو بیدار کر کے طاغوتی قوتوں اور ان کے منافق آلہ کار مسلمان حکمرانوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ دین اور دینی اقدار اور شعائر کو اسلام کی عزت وحرمت کو قائم کرنے کے لیے، حکمت اور منصوبہ بندی کے ساتھ جدوجہد کرنا ہوگی۔ ایسی جدوجہد جو شریعت محمدیہ کی روشنی میں ہو اور محض خونریزی نہ ہو بلکہ کامیابی کا راستہ ہو، قوت کو منظم کر کے رائے عامہ کے ذریعہ انقلاب برپا کرنا ہوگا۔ جلال نبوی کی کرنیں وقت کی اس ضرورت کو پورا کرنے میں مؤثر کردار ادا کریں گی۔

میں اس عظیم خدمت پر پروفیسر عبدالحمید ڈار صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد اور "منشورات" کو اس کی اشاعت پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کاوش کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور اس کے ذریعے مسلمانوں کو دین کی سربلندی کے لیے اُٹھ کھڑا ہونے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

خاکسار

عبدالمالک

جامعہ مرکز علوم اسلامیہ

منصورہ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلال نبوی ﷺ

حضور سرور کائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی اس رحمت کا فیضان انسانی زندگی کے کسی ایک ہی پہلو تک محدود نہیں بلکہ یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو، انفرادی اور اجتماعی پر، ہر لمحے محیط ہے۔ اس رحمت کا ایک رخ تو آپ کی کرم نوازی اور اخلاق و اعمال حسنہ کی تعلیم و تلقین ہے جس کا منبع و مصدر آپ ﷺ کے دل کی نرمی اور رافت ہے لیکن دوسرا رخ اعمال سیۂ پر گرفت اور اظہار ناراضی ہے۔ اگر پہلے رخ کو حضور ﷺ کے جمال رحمت کا نام دیا جا سکتا ہے تو اس دوسرے رخ کو جلال رحمت سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ کا جمال اور جلال دونوں ہی انسانوں کے لیے رحمت کے مظہر ہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی یہ دُعا قبول فرمائی ہے کہ اے مالک! میں ایک بشر ہوں، تو جس مسلمان پر لعنت کروں یا اس کو برا بھلا کہوں تو، تو اسے پاک کر دے اور اسے اجر عطا فرما۔

بہرحال اس کا مقصود یہ نہیں ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات اور پسند و ناپسند کو ایک طرف پھینک کر معصیت کے کاموں پر جری ہو جائیں بلکہ اصل یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کی عدم اطاعت سے باز رہ کر ان کے اظہار ناراضی سے بچے رہیں۔ حضور ﷺ نے نیکی اور بھلائی کے کاموں کا ہی پتا نہیں دیا بلکہ عقائد و اعمال اور معاملات کے ہر پہلو میں بدی اور شر کے پہلو کی بھی نشاندہی کی ہے تاکہ اللہ کے بندے اللہ کی ناراضی اور اس کے غصے کو بھڑکانے والے کاموں سے بچ کر اس کے دامن رحمت و مغفرت میں جگہ پالیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیندہ صفحات میں ہم سید المرسلین ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے اس پہلو سے متعلق کچھ واقعات کا ذکر کریں گے تا کہ اللہ کے رسول ﷺ کی ناراضی والے کام ہماری نگاہ میں رہیں اور ہم ان سے مجتنب رہ کر حضور ﷺ کے سایۂ رحمت سے محروم ہونے سے محفوظ ہو جائیں۔ [اللہ کرے ایسا ہی ہو۔]

پروفیسر عبدالحمید ڈار
سابق وائس پرنسپل گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور
سابق پرنسپل، منصورہ ماڈل ڈگری کالج لاہور
سابق پرنسپل تعمیر سیرت ماڈل کالج، منصورہ لاہور

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز با جماعت بلا عذر ترک کرنے پر عتاب

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ''میرے جی میں آتا ہے کہ میں مؤذن کو حکم دوں کہ وہ جماعت کے لیے اقامت کہے۔ پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے اور میں خود آگ کے فتیلے ہاتھ میں لے لوں اوران لوگوں پر آگ لگادوں جواس کے بعد بھی نماز میں شرکت کرنے کے لیے گھروں سے نہیں نکلتے''۔[بخاری۔کتاب الآذان۔باب فضل صلاۃ العشاء]

اللہ پاک کی رحمت کائنات کی ہر چیز پر محیط ہے۔اس رحمت کا ایک مظہر زندگی بسر کرنے کا وہ طریقہ یعنی دین حق' ہے جوانبیا علیہم السلام کے ذریعے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ نے بھیجا ہے۔انبیا علیہم السلام کے اس سلسلے کی آخری کڑی سرور عالم ﷺ ہیں۔حضور ﷺ کی بعثت کا اولین مقصد ہی یہ تھا کہ انسانوں کے خود ساختہ ادیانِ باطلہ پر دینِ حق کو غالب کر دیں اوراس کے قیام واستحکام کے ذریعے بنی نوع انسان کو رحمت خداوندی کے فیضان سے بہرہ ور کرکے'ان کی زندگی کو سکون وراحت کا گہوارہ بنادیں۔

دین حق کے اس قیام کی خاطر حضور ﷺ نے سختیاں جھیلیں اورشب وروز کی محنت اور جاں گداز مشقتوں کے خارزار سے گزرے اورنصرت الٰہی سے اس دین کے غلبے کوایک ٹھوس حقیقت بنادیا۔نبی ﷺ کے نوربصیرت پر یہ بات عیاں تھی کہ دین حق کے قیام کی عمارت جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستون پر قائم ہے وہ نماز باجماعت ہے۔ جب تک اہل ایمان اس ستون کو مضبوط و مستحکم رکھیں گے، یہ دین قائم ودائم رہے گا اور اس کی رحمتیں انسانوں پر سایہ فگن رہیں گی۔ جہاں نماز باجماعت کے نظام میں خلل واقع ہوا، اس دین کا شیرازہ بکھر جائے گا اور معاشرہ بہت بڑی محرومی سے دوچار ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے نماز باجماعت کے نظام کو قائم رکھنے کی تاکید فرمائی اور اس سے تغافل برتنے والے شخص کو اس قدر سخت وعید سنائی۔ حضور ﷺ کی نگاہ میں نماز باجماعت کے تارک کی حیثیت ایک ہادمِ دین کی ہے۔ اس لیے وہ سخت سے سخت سزا کا مستحق ہے۔ مقصود اس وعید کا یہ ہے کہ لوگ دین حق کی رحمتوں سے فیض یاب ہونے کے لیے نماز باجماعت کا شعوری طور پر اہتمام کرتے رہیں اور اس بارے میں غفلت کا شکار ہو کر اللہ کے غضب اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے بچے رہیں[1]

❖❖❖

[1] اگر تارک نماز باجماعت کے ساتھ خدا اور رسول ﷺ کا معاملہ یہ ہے، تو تارک نماز کی حیثیت ان کی نگاہ میں کیا ہوگی؟ [العیاذ باللہ]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوۃ نہ دینے والوں کے لیے سخت وعید

زکوۃ وہ ادائگی ہے جو آسودہ اور خوش حال افراد کے مال سے ایک ضابطے کے مطابق معاشرے کے غریب اور نادار لوگوں کو جاتی ہے تاکہ وہ اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے قابل ہوسکیں۔ اللہ پاک کے فرمان کے مطابق یہ مفلوک الحال لوگوں پر مال داروں کا کوئی احسان نہیں ہوتا، بلکہ یہ ان کے مال میں غربا کا حق ہے جسے ان کی طرف لوٹانا ان کے ذمے لازم ہوتا ہے۔ اگر مال دار لوگ غربا کا یہ حق انھیں ادا نہیں کرتے تو وہ حقوق العباد کے غصب کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں جو اللہ کی نگاہ میں سنگین جرم ہے۔ اسی وجہ سے اس کی سزا بھی بہت سخت رکھی گئی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے زکوۃ کے نادہندگان کے لیے بڑی عبرت ناک سزا کی وعید سنائی ہے۔ احادیث میں مذکور درج ذیل واقعہ سے اس کی بخوبی وضاحت ہوجاتی ہے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ باہلی کی روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص ثعلبہ ابن حاطب انصاری نے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ درخواست کی کہ آپ ﷺ دعا کریں کہ میں مال دار ہوجاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم کو میرا طریقہ پسند نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر میں چاہتا تو مدینے کے پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ پھرا کرتے، مگر مجھے ایسی مال داری پسند نہیں۔ یہ شخص چلا گیا، مگر دوبارہ پھر آیا اور پھر یہی درخواست اس معاہدے کے ساتھ پیش کی کہ اگر مجھے مال مل گیا تو میں ہر حق والے کو اس کا حق پہنچاؤں گا۔ رسول ﷺ نے دعا کردی، جس کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ اس کی بکریوں میں بے پناہ اضافہ شروع ہوا، یہاں تک کہ مدینے کی جگہ اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ ہوگئی، تو باہر چلا گیا اور ظہر عصر کی دو نمازیں مدینے میں آکر آپ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا، باقی نمازیں جنگل میں جہاں اس کا مال تھا وہیں ادا کرتا تھا۔

پھر انھی بکریوں میں اور اضافہ ہوگیا اور یہ جگہ بھی تنگ ہوگئی۔ اس نے شہر مدینہ سے دور جا کر کوئی جگہ لی، وہاں سے صرف جمعے کی نماز کے لیے مدینے میں آتا، پنج گانہ نمازیں وہیں پڑھنے لگا۔ پھر اس مال کی فراوانی اور بڑھی تو یہ جگہ بھی چھوڑنا پڑی اور مدینے سے بہت دور چلا گیا اور جمعے اور جماعت سب سے محروم ہوگیا۔

کچھ عرصے کے بعد رسول ﷺ نے لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا تو لوگوں نے بتلایا کہ اس کا مال اتنا زیادہ ہوگیا کہ شہر کے قریب میں اس کی گنجایش ہی نہیں، اس لیے دور جگہ پر جا کر اس نے قیام کیا ہے اور اب یہاں نظر نہیں پڑتا۔ رسول ﷺ نے یہ سن کر تین مرتبہ فرمایا: ''ثعلبہ پر افسوس ہے، ثعلبہ پر افسوس ہے، ثعلبہ پر افسوس ہے''۔ اتفاق سے اسی زمانے میں آیتِ صدقات نازل ہوگئی جس میں رسول ﷺ کو مسلمانوں سے صدقات وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے مویشیوں کے صدقات کا مکمل قانون لکھوا کر دو اشخاص کو عاملِ صدقہ کی حیثیت سے مسلمانوں کے مویشیوں کے صدقات وصول کرنے کے لیے بھیج دیا، اور ان کو حکم دیا کہ ثعلبہ بن حاطب کے پاس بھی پہنچیں، اور بنی سُلیم کے ایک اور شخص کے پاس جانے کا بھی حکم دیا۔

یہ دونوں جب ثعلبہ کے پاس پہنچے اور رسول ﷺ کا فرمان دکھایا، تو ثعلبہ کہنے لگا کہ یہ تو جزیہ ہوگیا جو غیر مسلموں سے لیا جاتا ہے۔ اور پھر کہا کہ اب تو آپ جائیں، جب واپس ہوں تو یہاں آجائیں۔ یہ دونوں چلے گئے۔

اور دوسرے شخص سُلیمی نے جب آنحضرت ﷺ کا فرمان سنا تو اپنے مویشی اونٹ اور بکریوں میں جو سب سے بہتر جانور تھے، نصاب صدقہ کے مطابق وہ جانور لے کر خود ان دونوں قاصدان رسول ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں تو حکم یہ ہے کہ جانوروں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ چھانٹ کر نہ لیں بلکہ متوسط وصول کریں، اس لیے ہم تو یہ نہیں لے سکتے۔ سُلیمی نے اصرار کیا کہ میں اپنی خوشی سے یہی پیش کرنا چاہتا ہوں، یہی جانور قبول کرلیں۔

پھر یہ دونوں حضرات دوسرے مسلمانوں سے صدقات وصول کرتے ہوئے واپس آئے تو ثعلبہ کے پاس پہنچے، تو اس نے کہا: لاؤ! وہ قانونِ صدقات مجھے دکھلاؤ۔ پھر اس کو دیکھ کر یہی کہنے لگا کہ یہ تو ایک قسم کا جزیہ ہوگیا، جو مسلمان سے نہیں لینا چاہیے۔ اچھا، اب تو آپ جائیں، میں غور کروں گا، پھر کوئی فیصلہ کروں گا۔

جب یہ دونوں حضرات واپس مدینہ طیبہ پہنچے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے حالات پوچھنے سے پہلے ہی پھر وہ کلمہ دُہرایا جو پہلے فرمایا تھا۔ یعنی ثعلبہ پر سخت افسوس ہے۔ یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر سُلیمی کے معاملے پر خوش ہوکر اس کے لیے دُعا فرمائی۔ اس واقعے پر یہ آیت نازل ہوئی، یعنی ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو مال عطا فرمادے گا تو وہ صدقہ خیرات کریں گے، اور صالحینِ اُمت کی طرح سب اہل حقوق، رشتہ داروں اور غریبوں کے حقوق ادا کریں گے، پھر جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے مال دیا تو بخل کرنے لگے، اور اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے پھر گئے۔

ابن جریر نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی تفصیلی روایت جو ابھی ذکر کی گئی ہے اس کے آخر میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے، ثعلبہ پر سخت افسوس، تین مرتبہ فرمایا تو اس مجلس میں ثعلبہ کے کچھ عزیز واقارب بھی موجود تھے۔ یہ سن کر ان میں سے ایک آدمی فوراً سفر کرکے ثعلبہ کے پاس پہنچا اور اس کو ملامت کی اور بتلایا کہ تمھارے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوگئی ہے۔ یہ سن کر ثعلبہ گھبرایا اور مدینہ حاضر ہوکر درخواست کی کہ میرا صدقہ قبول کرلیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حق تعالیٰ نے تمھارا صدقہ قبول کرنے سے منع فرمادیا ہے۔ یہ سن کر ثعلبہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو تمھارا اپنا عمل ہے۔ میں نے تمھیں حکم دیا تم نے اطاعت نہ کی۔ اب تمھارا صدقہ قبول نہیں ہوسکتا۔ ثعلبہ ناکام واپس ہوگیا۔ اس کے کچھ دن بعد ہی رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ثعلبہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرا صدقہ قبول کر لیجیے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے قبول نہیں کیا، تو میں کیسے قبول کرسکتا ہوں۔

پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ثعلبہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہی درخواست کی اور وہی جواب ملا جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں اُن سے درخواست کی، انھوں نے بھی انکار کر دیا۔ خلافت عثمانیہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ثعلبہ مر گیا۔[1]

اللہ تعالیٰ ہر صاحبِ نصاب صاحبِ ایمان کو خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق دے اور دنیا و آخرت میں زکوٰۃ کی نادہندگی کی ذلت و رسوائی کے وبال سے بچائے [آمین]۔

[[1] معارف القرآن۔ سورۃ التوبہ۔]

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں سے اظہارِ برأت

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس کے پاس سفرِ حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:
اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے اُن لوگوں پر جو اُس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ [جامع ترمذی]

اللہ پاک نے انسان کو اس مقصد کے لیے پیدا فرمایا کہ وہ نام نہاد خود ساختہ آقاؤں کی فرماں روائی کو ختم کر کے روے زمین پر اللہ کی حاکمیت کو قائم کرے۔ اس کارِ عظیم کو انجام دینے کے لیے اسے مادی وسائل بھی دیے گئے اور روحانی قوتوں سے بھی نوازا گیا۔ اللہ رب العزت نے زمین کے چپے چپے کو وسائلِ رزق سے معمور کر دیا ہے تاکہ انسان اپنی مادی احتیاجات کو پورا کرنے کا سامان حاصل کر سکے اور روحانی قوتوں میں اضافہ کرنے کے لیے اسے من جملہ اور چیزوں کے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی صورت میں عبادات کا ایک مفصل نظام عطا کیا ہے۔ وسائلِ رزق انسان کو جسم و جان کا رشتہ برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں اور عبادات انسان کو اپنے قادرِ مطلق خداے ذوالجلال کے ساتھ مربوط رکھتی ہیں جس سے ایک طرف پاکیزگی نفس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد ملتی ہے تو دوسری طرف اسے روحانی قوت حاصل ہوتی ہے جو غیر اللہ کی آقائی کو ختم کرنے اور عساکر ابلیس کو شکست دینے میں ایک مؤثر حربے کے طور پر اس کے کام آتی ہے۔

اللہ رب العزت کو اپنا آقا و مالک سمجھنے اور دنیا میں اس کی حاکمیت کو قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنے والے لوگوں کے لیے روحانی و اخلاقی قوت کا حقیقی سرچشمہ قوی العزیز خدائے قادر وقدوس کی ذاتِ صفات ہی ہے۔ لیکن اس سے وہی لوگ فیض یاب ہو سکتے ہیں جو عبادات کا کما حقہ، اہتمام کرتے ہیں۔ عبادات میں تغافل ان کی انفرادی اور اجتماعی قوت کو کم کر دیتا ہے اور حاکمیت الٰہیہ کے مقصد کے حصول کو ناممکن بنا دیتا ہے۔ جو لوگ تن آسانی یا دنیا کی متاع فانی کے دام میں گرفتار اور اس پر فریفتہ ہو کر عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں ان کی حیثیت بودے اور بیکار انسانوں کی سی ہو کر رہ جاتی ہے۔ وہ خدا کی حاکمیت کے قیام کے لیے کسی طرح بھی کارآمد نہیں ہوتے۔ اسی بنا پر اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے اپنی برأت کا اظہار فرمایا ہے۔

تمام عبادات میں حج انسان سے سب سے زیادہ ایثار، قربانی اور مادی مفادات سے دست کش ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لیے یہ لوگ اس سے گریزاں رہتے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے فرار کی راہیں ڈھونڈتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں یہ لوگ پکے مجرم ہیں اور اس قابل نہیں کہ انہیں اُمت محمدیہ ﷺ کا فرد شمار کیا جائے۔ اللہ اس وبال سے ہر ذی استطاعت مسلمان کو، یعنی جو زادراہ اور سواری کا انتظام کرنے کی قدرت رکھتا ہو' محفوظ رکھے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت کا وبال

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'
میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچ کر تمھارا استقبال کروں گا اور تمہیں پانی پلانے کا انتظام کروں گا۔ جو میرے پاس آئے گا' کوثر کا پانی پیے گا اور جو پیے گا اسے پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔ کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے میں انھیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے لیکن انھیں میرے پاس پہنچنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا'' یہ میرے آدمی ہیں'' تو جواب میں مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں کتنی نئی چیزیں [بدعات] داخل کر دی ہیں۔ تو [یہ سن کر] میں کہوں گا کہ'' دوری ہو، دوری ہو ان لوگوں کے لیے جنھوں نے میرے بعد دین کے نقشے کو بدل ڈالا۔

خدائے ذوالجلال نے انبیا علیہم السلام کو انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جو ضابطۂ زندگی دے کر مبعوث فرمایا تھا وہ بے حد عام فہم اور عمل کرنے کے لحاظ سے سادہ اور آسان تھا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دین کو کامل و اکمل شکل میں لے کر تشریف لائے تھے۔ اس ضابطۂ زندگی یعنی دین حق کی روشنی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پر عملی نمونے یعنی سنت کی موجودگی میں نجات اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں۔ لیکن بُرا ہو شیطان مردود کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالوں کا جس نے اس چشمۂ صافی کو دھوکے اور زہر سے آلودہ کر دیا اور اسے انسانوں کے لیے مہلک بنا کر رکھ دیا۔ شیطان نے بدی کے نام پر نہیں بلکہ خیر کے نام پر تزویر کے اس جال میں انسانوں کو پھانسا ہے۔ اس نے انبیا کی بتائی ہوئی راہِ مستقیم کے بجائے خیر کی خودساختہ پٹڑی کو انسانوں کی نظر میں خوش نما اور قربِ الٰہی کا یقینی ذریعہ بنا کر پیش کیا۔ اس کے اس مکر سے انسانوں کی ایک بڑی تعداد اپنی سادہ لوحی سے اس دھوکے کی اسیر ہوتی چلی گئی۔ یوں قربِ الٰہی کے حصول کی نئی نئی صورتوں کے ظہور میں آنے کی راہیں کھلتی گئیں اور دین کی اصل شکل ان خودساختہ رسومات، عقائد، ضوابط اور اختراعات کے دبیز پردوں میں چھپ کر رہ گئی اور انسان اللہ کے نورِ ہدایت سے محروم ہو کر خودساختہ اعمال و عقائد کی ضلالتوں میں گم ہو کر صراطِ مستقیم سے منزلوں دور چلا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں نے ان کے بعد رہبانیت یعنی ترکِ دنیا اور نفس کشی کو اپنا لیا۔ جس دنیا کی اصلاح کے لیے آنجناب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا، یہ لوگ اس دنیا کو چھوڑ کر خانقاہوں اور عزلت خانوں میں جا بیٹھے اور ترکِ لذات اور نفس کُشی کی ریاضتوں میں لگ گئے۔ شیطان نے ان کے اسی عمل کو ان کے لیے خوش نما بنا دیا اور وہ اسے ہی قربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھنے لگے۔

اُمتِ مسلمہ بھی اس میدان میں کسی سے پیچھے نہیں رہی۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر میدان میں عقائد و عبادات اور معاملات کے دائرے میں ایسی باتیں ایجاد کر لی گئیں جن کا دین کے اصل مآخذ یعنی قرآن و سنت میں نشان تک نہیں ملتا۔ حضور ﷺ اپنے خطبات میں تواتر کے ساتھ ''بدعات'' یعنی دین میں نئی باتیں نکالنے سے منع فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر قسم کی بدعت یعنی دین میں نکالی گئی نئی بات گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی آگ میں لے جاتی ہے۔ آج کے دور میں بدعات کا زور اور بھی بڑھ گیا ہے۔ اجر و ثواب کی خاطر نئے نئے طریقے نکالے جا رہے ہیں۔ عمل کی دُنیا میں ان ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات نے افراد کو گھیرے میں لے لیا ہے اور دین کی حقیقی تعلیمات ان ہی کے اندر گم ہو کر رہ گئی ہیں۔

زیرِ نظر حدیث میں حضور ﷺ نے اس صورتحال پر سخت وعید سنائی ہے اور بدعات کا ارتکاب کرنے والوں کو نہایت برے انجام کی خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل ایمان کو بدعت کے وبال سے بچائے اور نبی رحمت ﷺ کی شفاعت اور آپ ﷺ کے دستِ مبارک سے حوض کوثر کا پانی پینا نصیب فرمائے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت کی پکار پر اظہار ناراضی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شرکت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مہاجرین میں سے کچھ لوگ واپس آئے۔ بعد میں ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ مہاجرین میں ایک من چلا سا آدمی تھا۔ اس نے ایک انصاری کے لات ماردی۔ انصاری کو غصہ آیا تو اس نے کہا! اے انصار[دوڑو مدد کو] دُہائی ہے۔ اور اس مہاجر نے بھی پکارا! اے مہاجرین[مدد کو آؤ] دُہائی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس سے باز رہو۔ یہ بڑی گندی چیز ہے۔[بخاری۔ کتاب المناقب]

نسل انسانی کے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ روے زمین کے تمام انسان ماضی، حال اور مستقبل سے قطع نظر، ان کی اولاد ہیں۔ اس اعتبار سے تمام انسان باہم رشتہ اخوت میں منسلک ہیں۔ حکمتِ ربی کے تحت انسان ضروریاتِ زندگی کی تلاش میں زمین کے مختلف خطوں میں منتقل ہوتے رہے اور جغرافیائی حالات کے زیر اثر ان کے رنگ اور زبانیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی گئیں۔ اس سارے فطری عمل کے نتیجے میں خاندان، برادریاں اور قبیلے وجود میں آتے گئے۔ ان کے باہمی تفوق اور برتری کا مسئلہ اس وقت ظہور میں آیا جب یہ اغواے شیطان کا شکار ہوئے اور گروہی مفادات کے اسیر ہو کر انھوں نے ایک دوسرے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردنیں مارنی شروع کیں۔ اپنے اس مفاداتی کھیل کو آگے بڑھانے کے لیے ان گروہوں نے رنگ، زبان اور علاقے کی بنیاد پر عصبیت پیدا کی اور تفوق و تفاخر کے غیر فطری اور غیر حقیقی افکار و نظریات کے بت تراشے اور اَن گنت انسانوں کے خون اور عزت و آبرو کے نذرانے ان خود تراشیدہ اصنام کے آستانوں پر پیش کیے۔ اللہ نے جس انسان کو ایک نسل بنایا تھا، مفاد پرستوں نے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا اور کشت انسانی میں ایسا بیج بو دیا کہ جس سے افتراق و انتشار کے عفریت جنم لیتے رہے اور نسلِ انسانی کے امن و سکون کو تباہ و برباد کرتے رہے۔

اللہ رب العزت انسانوں کے لیے سراپا رحمت ہیں۔ شیطانی بہکاوے سے بچانے اور انسانی معاشرے کو امن و سکون کی راحتوں سے ہمکنار کرنے کے لیے اس نے رشد و ہدایت کا ایک ضابطۂ دین تجویز فرمایا جو نسل انسانی کی وحدت کے تصور پر قائم ہے اور جس میں رنگ، زبان اور علاقائی امتیازات کا بجز باہمی جان پہچان کے کوئی مقام نہیں۔ یہاں فوقیت اور برتری کی بنیاد صرف اور صرف تقویٰ، نیکی اور خیر خواہی ہے۔ باقی سب جاہلی عصبیت ہے جس کی پکار باہمی کشت و خون اور دائمی جنگ و جدل کا باعث تو بن سکتی ہے لیکن اس سے انسان امن و سکون کی راحتوں سے شاد کام نہیں ہو سکتا۔

اللہ نے اس دینِ حق کی تعلیمات سے انسانوں کو آگاہ کرنے کے لیے اپنے خصوصی نمایندے یعنی انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ اس سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی بعثت کے زمانے میں عرب کا معاشرہ ان گنت قبائل میں بٹا ہوا تھا جن کے درمیان باہمی کش مکش اور جنگ و جدل کا بازار گرم رہتا۔ انسانی وحدت پارہ پارہ ہو چکی تھی اور معاشرتی امن و سکون خواب و خیال ہو کر رہ گیا تھا۔ قبائلی فخر و غرور ہی ان کا سرمایۂ حیات تھا جس کی خاطر وہ دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کو تیار رہتے تھے۔ حضور ﷺ نے اس معاشرے میں دینِ حق کی تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو انسانی وحدت کے تصور سے آشنا کیا۔ اہل ایمان کو ایمانی اخوت کی لڑی میں پرویا اور قبائلی تفاخر کی جگہ اُمتِ واحدہ کی حیثیت کو اجاگر کیا۔ آپ ﷺ نے موقع و محل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مناسبت سے اپنے متعدد خطبات ہیں بالخصوص جو آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے ایام میں ارشاد فرمائے ،نسل انسانی کی وحدت کے تصور کو بار بار لوگوں کے سامنے پیش کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عرب کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عرب پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ۔تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔

وحدتِ انسانی کا یہ تصور اجتماعی شیرازہ بندی کے لیے دینِ حق کی روح ہے۔اسے مضمحل اور منہدم کرنے والی ہر آواز کو آپ ﷺ شدت سے ناپسند فرماتے تھے۔عطائے الٰہی سے آپ ﷺ پر یہ بات عیاں تھی کہ اس نوعیت کی جاہلانہ عصبیتیں جو رنگ،خون،قوم، قبیلے اور علاقے پر مبنی ہوں دین حق کے قیام واستحکام کی راہ کا سنگ گراں ہیں اور اسلامی معاشرے کی شیرازہ بندی کو پارہ پارہ کر دینے والی ہیں۔اس لیے آپ ﷺ نے انھیں گندگی اور غلاظت قرار دیا اور مسلمانوں کو اس سے دور رہنے کی تلقین فرمائی۔

اُمتِ مسلمہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی اہل ایمان نے ملتِ واحدہ کے تصور پر اپنے اجتماعی کردار کو استوار کیا تو انہیں عزت وعظمت اور عروج نصیب ہوا اور جب وہ لسانی اور علاقائی عصبیتوں کے پرستار بن کر گروہوں میں بٹ گئے تو ذلت وزوال ان کا مقدر بن گیا۔ آج دنیا میں تعداد میں ایک ارب ۳۰ کروڑ کے قریب ہونے اور ۵۷ آزاد ملکوں کے مالک بن کر بھی اقوام عالم میں ہم اپنے شایانِ شان عزت سے محروم اور پس ماندگی وزبوں حالی کا شکار ہیں۔

جن آزاد ملکوں میں جمہوری نظام قائم ہے وہاں عوام کے ووٹ کے ذریعے حکومتی نمایندوں کا چناؤ عمل میں آتا ہے۔وہاں بھی بالعموم تقویٰ ،امانت ،دیانت اور اہلیت کے بجائے ذات برادری جیسی جاہلانہ عصبیتوں کی پکار پر ہی لبیک کہا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اہانتِ رسول ﷺ کے اس وبال سے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمیں اتباع رسول ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امورِ دین میں تشدد پر اظہارِ ناراضی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ تین شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں آپ کی عبادت کا حال دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ جب ان سے تفصیل بیان کی گئی تو ایسا اندازہ ہوا گویا وہ اپنے حق میں اس کو کم سمجھے۔ انھوں نے کہا بھلا ہمارا حالِ خستہ کہاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رفیع کہاں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو گذشتہ اور آیندہ سب معاملات کی مغفرت ہو چکی ہے۔ اس لیے ان میں سے ایک بولا: میں تو ہمیشہ تمام شب نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں ہمیشہ عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی اثنا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تم ہی وہ لوگ ہو جنھوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں۔ سن لو! تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا میں ہوں اور تم سب سے بڑھ کر متقی میں ہوں، میں تو روزہ بھی رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا۔ شب میں نماز بھی پڑھوں گا اور سوؤں گا بھی اور عورتوں سے نکاح بھی کروں گا۔ اب جو شخص میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہ ہوگا۔ [بخاری۔ کتاب النکاح]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک کام کو جائز رکھا۔ لوگوں میں سے بعض نے اسے بُرا جانا اور اس سے بچے۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ غصے ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرے سے ظاہر ہوا۔ پھر فرمایا کہ کیا حال ہے لوگوں کا، میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر انھوں نے اس کو بُرا جانا اور اس سے بچے۔ قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں۔ [مسلم۔ کتاب الصیام]

رب کائنات نے انسان کی تخلیق فرمائی تو جہاں اس کی پرورش کے لیے ارض وسما کے گوشے گوشے میں اس کی ضروریاتِ زندگی کی تسکین کا سامان فراہم کر دیا وہاں اسے انفرادی واجتماعی زندگی کا مفصل ضابطہ بھی عطا فرمایا تاکہ وہ اس ضابطے کی رہنمائی میں امن وسکون کے ساتھ روے زمین پر حیاتِ مستعار کے دن گزار سکے۔ اس ضابطۂ حیات یعنی دین کا بنیادی وصف یہ ہے کہ اسے فاطرِ فطرت نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق بنایا ہے۔ اس کے ہر حکم کو ہر ذہنی سطح کے انسان کے لیے سمجھ لینا اور بجالانا آسان ہے۔

اس دینِ فطرت کو اور زیادہ سہل اور عام فہم بنانے کے لیے اللہ نے انبیا علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، جنھوں نے اپنے عملی نمونہ سے اس کی ہر بات اور ہر حکم کو انسانوں کے سامنے کھول کر واضح کر دیا۔ ہمارے حضور ﷺ بھی اسی دین کو لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ ان کے ذمے بھی یہ کام تھا کہ اللہ کے دین کی حقیقت اور روح کو لوگوں کے سامنے پیش کریں اور انہیں بتائیں کہ رضاے الٰہی کے حصول اور اخروی نجات اور دنیا کی کامیاب زندگی کے لیے دینی احکامات پر چلنا کتنا آسان اور سہل ہے۔ حضور ﷺ پر یہ بات عیاں تھی کہ دین کی آسان راہ دنیا وآخرت کی کامیابی کی راہ ہے جب کہ اس سے انحراف اور خودساختہ ضوابط کی پیروی سے زندگی کٹھن اور مشکلات کا شکار ہو جاتی ہے۔ بالآخر انسان اس غیر فطری طرزِ زندگی کے طوق وسلاسل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوجھ سے تنگ آ کر دین ہی سے بیزار ہو جاتا ہے اور یوں رضائے الٰہی کے حصول کی نعمت سے یکسر محروم ہو جاتا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ اہل ایمان کو ہمیشہ احکام دین کی تعمیل میں آسان راہ اختیار کرنے کی تلقین فرماتے اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے متشددین کی سرزنش اور ان پر اپنے غیض و غضب کا اظہار فرماتے۔

آپ ﷺ کے ذاتی عمل کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جہاں کسی کارِ خیر کی انجام دہی کے لیے دو راہیں موجود ہوتیں، حضور ﷺ ان میں سے مشکل کے بجائے ہمیشہ آسان راہ اختیار فرماتے۔

افسوس، وہ دین جو آسان تھا جس میں توازن اور اعتدال تھا، ہم نے اس کو بوجھل اور مشکل بنا دیا ہے۔ معاشرتی، معاشی، سیاسی، انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر دائرے میں خود ساختہ رسومات نے ہمیں اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ دین کا روشن چہرہ ان رسومات کے پردے میں چھپ گیا ہے۔ شادی بیاہ اور مرگ و پیدائش کی رسومات ہر صاحب ایمان کے لیے سوہانِ روح بن گئی ہیں اور دین سے بیزاری کا ایک عام رجحان پیدا ہو رہا ہے اور غیر مسلموں کے لیے اس دین میں کوئی خاص کشش باقی نہیں رہی۔

متذکرہ بالا احادیث میں اسی رجحان کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی حقیقی پہچان نصیب فرمائے اور ہمیں اس قابل بنائے کہ دین کی فطری سادگی ہمارا روزمرہ کا معمول بن جائے۔ خود ساختہ رسومات کے طوق و سلاسل سے ہمیں چھٹکارا ملے اور دین کے تقاضے اہل ایمان کے لیے روح کی تسکین کا باعث اور غیر مسلموں کے لیے پرکشش بن جائیں۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکامات شریعت کو کھیل بنانے پر وعید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو تباہ کرے۔ ان پر چربی حرام ہوئی، انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔ [بخاری۔ کتاب البیوع]

اللہ رب العزت سلطنتِ کائنات کا خالق و مالک اور منتظم و مدبر ہے۔ وہی اپنی حکمتِ کاملہ اور علیم و خبیر ذات ہونے کی حیثیت سے اس کے نظم ونسق کو چلا رہا ہے۔ انسان کو بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔ وہی اس کی مصلحتوں اور مفادات کو جاننے والا ہے۔ اس نے اس کی بھلائی اور دُنیا و آخرت کو اس کے لیے خیر و برکت کا گہوارہ بنانے کی خاطر انبیا علیہم السلام کی وساطت سے ہدایات سے نوازا ہے۔ جو انسان ان ہدایات کی پیروی اختیار کرتے ہیں وہ ان سے راضی ہوتا ہے اور جو شقی القلب نافرمانی کی راہ پر چلتے ہیں اور تذکیر و ترغیب کے باوجود نافرمانی سے تائب ہو کر ہدایت کی طرف پلٹ آنے سے گریزاں رہتے ہیں وہ انہیں مہلت عمل دینے کے بعد اپنے غیض و غضب کی گرفت میں لے لیتا ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جو نافرمانی کے ساتھ ساتھ فرماں روائے کائنات کے احکامات کا تمسخر اڑاتے ہیں ان پر اس کی گرفت کا عذاب سخت تر ہوتا ہے۔

یہی حال اقوام و ملل کا ہے۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ جن قوموں نے خدائے ذوالجلال کے احکامات کی اطاعت سے منہ موڑ کر انہیں کھیل تماشہ بنا لیا اور ان احکامات کی روح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق عمل پیرا ہونے کے بجائے مختلف حیلہ بازیوں سے ان کی پابندی سے انحراف کیا ان پر اللہ کا عذاب اس شکل میں بھڑکا کہ پھر ان کا نام ونشان صفحہ ہستی پر باقی نہ رہا اور ان کا وجود انسانوں کے لیے نمونہ عبرت بن کر رہ گیا۔

یہود کی تاریخ اس نوعیت کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت تک کے لیے ذلت ومسکنت ان کا مقدر بنا دی گئی ہے۔ اس حیلہ بازی کا ایک واقعہ زیر نظر حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ جس کی بنا پر یہود پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔ دوسرا واقعہ قرآن پاک میں سورہ بقرہ اور سورہ اعراف میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اسے واقعہ ''سبت'' کہا جاتا ہے۔ یہود کی ایک بستی دریا کے کنارے آباد تھی۔ سخت نافرمان تھی۔ اللہ پاک نے ان پر ہفتے کے دن ہر قسم کے شکار کی ممانعت کر دی تھی۔ اس بستی کے لوگوں کی گزراوقات بیشتر مچھلی کے شکار پر منحصر تھی۔ اللہ کے حکم سے ہفتے کے دن مچھلیاں کثرت کے ساتھ دریا میں آتیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اچھلتی کودتیں لیکن پکڑنے کی ممانعت تھی۔ حیلے ڈھونڈنے لگے۔ ہفتے کے دن دریا کے کنارے کے ساتھ نشیب میں گڑھے بنا لیتے۔ پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی ان گڑھوں میں آ گرتیں۔ اتوار کے دن انہیں پکڑ لیتے۔ کچھ نیک لوگوں کے سمجھانے کے باوجود حیلہ بازی اور احکامِ شریعت کی روح کو مسخ کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ کے عذاب کی گرفت میں آ گئے۔ اللہ پاک نے ان کو ذلیل وخوار بندر بنا دیا اور یوں نمونہ عبرت بن کر رہ گئے۔

نسائی شریف کی ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں۔ حضور ﷺ کو بے حد غصہ آیا۔ آپ ﷺ اس غصے کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کے احکامات کو اس حال میں کھیل بنایا جا رہا ہے کہ میں ابھی آپ کے درمیان موجود ہوں۔ اس پر حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: ' اے اللہ کے رسول ﷺ کیا میں اس شخص کو قتل نہ کر دوں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ پر یہ بات عیاں تھی کہ فرماں روائے کائنات کے احکامات کو بازیچہ اطفال اور اپنی خواہشات کا کھلونا بنا لینے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ اس قسم کے واقعات کا شدت سے نوٹس لیتے۔

آج ہماری حالت کیا ہے؟ دینی اقدار اور اسلامی شعائر، داڑھی، پردہ، جہاد، نماز، روزہ وغیرہ کا کھلے عام مذاق اڑاتے اور ان کا احترام والتزام کرنے والوں پر پھبتیاں کستے ہیں۔

اموالِ زکوٰۃ کو سال ختم ہونے سے پہلے کسی عزیز کو منتقل کر دیتے ہیں تاکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے بچ جائیں۔ سود کو منافع کا نام دے کر اپنے لیے حلال کر لیا ہے، وغیرہ۔

ان حیلہ بازیوں کا وبال بھی زلزلوں، سیلابوں، طوفانوں، وباؤں اور باہمی چپقلش اور فتنہ وفساد کی آگ میں جلنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ آخرت کا عذاب اس سے بھی بدتر ہوگا۔

[الامان والحفیظ]

اللہ پاک اپنی حقیقی فرماں برداری کی توفیق سے نوازے اور اپنا مومنِ مخلص اور مسلمِ قانت بنا کر اپنے غیض وغضب سے بچائے اور اپنے دامن رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کو دین کی تعلیم دینے میں کوتاہی پر سرزنش

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں کچھ مسلمانوں کی تعریف فرمائی۔ پھر فرمایا: کیوں ایسا ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دینی سمجھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں تعلیم نہیں دیتے اور دین نہ جاننے کے عبرت ناک نتائج نہیں بتاتے اور انہیں برے کاموں سے نہیں روکتے؟ اور کیوں ایسا ہے کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین نہیں سیکھتے اور دینی سمجھ نہیں پیدا کرتے اور دین نہ جاننے کے عبرت ناک نتائج معلوم نہیں کرتے؟

خدا کی قسم! لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازماً تعلیم دیں، ان کے اندر دینی سمجھ پیدا کریں، انہیں نصیحت کریں۔ ان کو اچھی اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے روکیں۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھنا ہوگا، دین کی سمجھ پیدا کرنا ہوگی اور ان کے وعظ ونصیحت کو قبول کرنا ہوگا، ورنہ میں انہیں بہت جلد سزا دوں گا'' پھر آپ منبر سے اتر آئے اور تقریر ختم کردی۔

سامعین میں سے کچھ لوگوں نے کہا یہ کون تھے جن کے خلاف آپ ﷺ نے تقریر فرمائی''۔ دوسرے لوگوں نے بتایا کہ آپ ﷺ کا روئے سخن قبیلہ اشعر کے لوگوں کی طرف تھا۔ یہ لوگ دین کی سمجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوس میں چشموں پر رہنے والے دیہاتی اجڈ لوگ ہیں۔

جب اس تقریر کی خبر اشعری لوگوں کو ہوئی تو وہ حضور ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اپنی تقریر میں کچھ لوگوں کی تعریف کی اور ہمارے اوپر غصہ فرمایا، ہم سے کیا قصور سرزد ہوا؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو لازماً دین کی تعلیم دیں، انہیں وعظ ونصیحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں، اچھی باتوں کی تلقین کریں اور بری باتوں سے روکیں۔ اسی طرح لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھنا ہوگا۔ وعظ و نصیحت کو قبول کرنا ہوگا اور اپنے اندر دینی سمجھ پیدا کرنا ہوگی۔ ورنہ میں ان لوگوں کو بہت جلد دنیا میں سزا دوں گا"۔ اس پر اشعرین نے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم دوسروں میں سمجھ پیدا کریں۔ [کیا تعلیم اور تبلیغ بھی ہماری ذمہ داری ہے"؟]

آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں یہ بھی تمہاری ذمہ داری ہے"۔ اب ان حضرات نے کہا کہ ہم کو ایک سال کی مہلت دیجیے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کو ایک سال کی مہلت دی جس میں وہ اپنے پڑوسیوں کے اندر دین کی سمجھ پیدا کریں اور احکام بتائیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ [المائدہ: ۵: ۷۸]

حضور ﷺ نے سورہ مائدہ کی جس آیت کی تلاوت فرمائی اس کا ترجمہ یہ ہے: "بنی اسرائیل کے کفر کرنے والوں پر لعنت کی گئی، داؤد علیہ السلام کی زبان اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور یہ لعنت اس لیے کی گئی کہ انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی اور برابر اللہ کے احکامات کو توڑتے چلے گئے۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کو بری باتوں کے کرنے سے نہیں روکتے تھے۔ بلاشبہ ان کی یہ حرکت بہت بری تھی"۔ [ترمذی۔ کتاب الفتن]

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے اسے ہدایت و رہنمائی عطا کرتا ہے اور ہر صاحبِ ایمان سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس کی مِن و عَن اطاعت کرے۔ توحید، رسالت، اور آخرت کے عقائد اور نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ اقامتِ دین یعنی دین کے نفاذ اور دعوتِ دین یعنی دوسروں تک دین کے احکامات اور تعلیمات کو پہنچانے کا کام بھی ہر صاحبِ ایمان کے فرائض اور ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اس میں کوتاہی پر وہ سخت مواخذہ کا مستحق بن جاتا ہے۔

اس کام کو حضور ﷺ نے ایک موقع پر جہادِ اکبر سے موسوم فرمایا ہے۔ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کے بعد اس جہادِ اکبر کا اوّلین مستحق پڑوسی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کے بڑے حقوق بیان فرمائے ہیں جن کی ادائیگی ایمان کا جزو لاینفلک ہے۔ پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کرنا، اس کی امداد واعانت، عیادت، پرسشِ احوال، اسے تحفے وہدیے بھیجنا ان سب باتوں کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس میں کوتاہی کو دنیا میں اور آخرت میں خسارے کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمسایے کی سب سے بڑی خدمت اور خیر خواہی یہ ہے کہ اسے علم دین سکھایا جائے، امر ونواہی سے آگاہ کیا جائے اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت اور احکامات سے باخبر کیا جائے۔ دعوت دین کے اس کام کی بے شمار شکلیں ہو سکتی ہیں۔ قرآن وحدیث کی تعلیم کے حلقے قائم کیے جائیں اور ان میں ہمسایے کو مدعو کیا جائے۔ اس کی استعداد کے مطابق دینی کتب اس تک پہنچائی جائیں۔ دینی تعلیم کی مجالس میں اسے شرکت کی دعوت دی جائے اور ساتھ لے جایا جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی سے فاصلے پر تھا۔ وہاں سے مجلس نبوی میں آنا زحمت سے خالی نہ تھا۔ آپ نے اپنے ایک انصاری ساتھی سے یہ طے کیا کہ ایک روز وہ حضور ﷺ کی مجلس میں جائے اور جو کچھ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنے وہ آپ کو بتا دے اور ایک روز آپ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دیں اور آپ ﷺ کے ارشادات سے اس انصاری کو مطلع فرما دیں۔ الغرض تعلیمِ دین سے اپنے ہمسایوں کو آراستہ کرنے کی ہر شخص کو فکر ہونی چاہیے۔ اس سے بے فکری اور لاتعلقی پر متذکرہ بالا حدیث میں حضور ﷺ کی ناراضی اور آپ ﷺ کی سخت سرزنش کی وعید بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث مبارک میں کم علم ہمسایے کو بھی متوجہ اور متنبہ کیا گیا ہے۔ اس کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اس کمی کا فکر مندی کے ساتھ ازالہ کرنے کی کوشش کرے۔

اہلِ ایمان اگر اسی انداز میں تبلیغ اور دعوتِ دین کا چراغ روشن کرتے چلے جائیں تو سارا معاشرہ بہت جلد نورِ ہدایت سے منور ہو سکتا ہے اور اللہ کی رحمت بے پایاں کے نزول سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولِ نبی ﷺ کو نظر انداز کرنے کا وبال

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: دائیں ہاتھ سے تو مجھ سے کھایا نہیں جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بڑائی کی وجہ سے نہیں کھاتا۔ اچھا تو پھر جیسا تو کہتا ہے ایسا ہی ہو۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ منہ تک اٹھا ہی نہ سکا۔

اللہ رب العزت نے انبیا علیہم السلام کو پروانۂ ہدایت دے کر اس لیے بھیجا کہ وہ افرادِ معاشرہ کو فکری و عملی کجرویوں سے نکال کر ایک ایسا خوش گوار صالح معاشرہ وجود میں لائیں جہاں انسان امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں اور جو انسانوں کی باہمی کشمکش اور ظلم و استبداد کی فتنہ سامانیوں سے پاک ہو۔ انبیا یہ کام اللہ کی رضا کے ترجمان اور اس کے مستند و مجاز نمایندے کی حیثیت سے سرانجام دیتے تھے۔ اس لیے ان کا ہر فرمان اللہ کا فرمان تھا اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی تھی۔ ہر نبی ہر لحاظ سے مطاع تھا۔ اس کی اطاعت ہر فرد پر لازم تھی۔ اس کی اطاعت میں ہی افراد کی فلاح مضمر تھی اور اس سے انحراف اللہ کے غضب کو دعوت دینے والا ہوتا تھا۔

ہمارے حضور پاک ﷺ کی حیثیت اور مرتبہ و مقام بھی یہی تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ کے اوامر و نواہی اور فرائض و سنن سے آگاہ کیا۔ انھیں ہر اس چیز کا پتا بتایا جو انھیں جنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب اور دوزخ سے دور کرنے والی تھی اور وہ باتیں بھی بتائیں جو دوزخ کے قریب اور جنت سے دور کرنے والی تھیں۔ آپ ﷺ کی جاں گسل محنت اور تائید ربانی سے عرب کی سنگلاخ زمین میں ایک مہذب اور خوشحال معاشرہ ظہور میں آ گیا جو اسوہ رسول ﷺ سے فیض یاب ہو کر اخلاق و کردار کے حُسن کا گلزار بن گیا۔ ان پڑھ اور تہذیب و آدابِ معاشرت سے نا آشنا لوگ حضور ﷺ کی رہنمائی میں فرشتہ سیرت انسان بن گئے۔ یہ سب کچھ انھیں نبی اکرم ﷺ کی اتباع و اطاعت کی بدولت نصیب ہوا۔ ان کی نگاہ میں حضور ﷺ کے اقوال و افعال ہی سرمایۂ دارین بن گئے۔ اور ان کے مقابلے میں دُنیا کی ہر چیز ہیچ ہو کر رہ گئی۔ حضور ﷺ پر ان کے ایمان کی حالت یہ تھی کہ حضرت رافع بن خدیج ایک کاروباری معاملے کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان لے کر اپنے لوگوں کے پاس گئے تو ان سے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے روک دیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا لیکن تم لوگوں کے لیے حضور ﷺ کی فرمانبرداری ہی بہتر ہے۔ [نسائی، کتاب الشروط والمزارعة والوثائق]

زیرِ نظر حدیث میں متذکرہ شخص کم فہمی کی بنا پر اس بات کو نہ سمجھ سکا اور حضور ﷺ کے ارشاد کے بالمقابل اپنی بات پر جما رہا اور اس پر دل کے اندر بڑائی محسوس کرنے لگا۔ جس کے نتیجے میں وہ وبالِ الٰہی کا شکار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے اقوال و افعال کی کامل اتباع نصیب فرمائے اور ان سے انحراف کے وبال سے بچائے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابیِ رسول ﷺ کو گالی دینے والے کو ملامت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابی کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ [طبرانی]

اللہ پاک نے اہتمام کے ساتھ اپنے ہاتھ سے انسان کا ہیولا تیار کیا، پھر اس میں اپنی روح پھونکی اور اسے مکرم اور مسجودِ ملائکہ بنایا۔ اسے اغوائے شیطانی سے بچانے کے لیے اور نیکی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے انبیاؑ کو مربّی و مزکّی بنا کر بھیجا تا کہ وہ اس کے فکر و عمل اور زبان و کلام کی تطہیر کریں اور اسے اخلاق و کردار کے اعتبار سے ایسی بلند مخلوق بنائیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

ہمارے حضور ﷺ سلسلۂ انبیا کی آخری کڑی ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ کی ہدایت کے مطابق عرب کے سنگلاخ ریگستان میں فریضۂ نبوت انجام دیتے ہوئے نہایت کٹھن حالات میں صحابہ کی ایک ایسی جماعت تیار کی جو ہر حال میں آپ کی اطاعت گذار تھی۔ رضائے الٰہی کا حصول، اقامت دین اور غلبۂ اسلام ہی جن کا مقصود و مطلوبِ حیات تھا۔

ان کی خدماتِ دین کی بنا پر اللہ ربّ العزّت نے خود قرآن پاک میں ان کی تحسین فرمائی اور انہیں اپنی رضا کی سندِ توصیف سے نوازا۔ ان قدسی نفوس پر زبانِ طعن دراز کرنا اور انھیں سب و شتم کا نشانہ بنا کر ان کی عزت پر حملہ کرنا ایک بڑی قبیح حرکت اور ظالمانہ جسارت ہے۔ یہ اس بات کا بھی خاموش اعلان و اعتراف ہے کہ نعوذ باللہ نبی ﷺ اپنے مشن میں ناکام رہے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے انسان تیار نہ کر پائے کہ جن کے کردار پر انگشت نمائی کرنا ممکن نہ ہو۔ ایسی باتیں انھیں لوگوں کی زبان سے نکلتی ہیں جنھیں خدا کی پکڑ کا خوف نہ ہو۔ کسی انسان کو گالی دینا اس کے حقِ عزت پر حملہ کرنا ہے۔ حدیث رسول ﷺ کے مطابق روز قیامت بندوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کو اپنی نیکیوں کے بدلے اس کی تلافی کرنی ہوگی۔ اس کے بعد ان کے پاس کچھ زادِ راہ نہ بچے گا اور انھیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ظالمانہ جسارت اور اس کے انجام سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامت دین کی راہ میں عجلت پسندی پر اظہار ناگواری

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں مشرکین کی سختیوں سے ہم بری طرح تنگ آئے ہوئے تھے، ایک روز میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کعبے کی دیوار کے سائے میں تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے لیے دعا نہیں فرماتے ہیں؟ یہ سن کر آپ ﷺ کا چہرہ جوش اور جذبے سے سُرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو اہل ایمان گزر چکے ہیں ان پر اس سے زیادہ سختیاں توڑی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی کو زمین میں گڑھا کھود کر بٹھایا جاتا اور اس کے سر پر آرا چلا کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے۔ کسی کے جوڑوں پر لوہے کے کنگھے گھسائے جاتے تاکہ وہ ایمان سے باز آ جائیں۔ خدا کی قسم یہ کام پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعا سے حضر موت تک بے کھٹکے سفر کرے گا اور اللہ کے سوا کوئی نہ ہوگا جس کا وہ خوف کرے۔ [بخاری]

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنی بندگی اور عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اس بندگی کا ایک رخ یہ ہے کہ انسان اپنا تزکیہ کرے۔ یعنی وہ اپنے جسم کو پاک رکھے، لباس کو پاک رکھے۔ اپنے کھانے پینے، رہنے سہنے، اپنی زبان و بیان اور نیتوں اور ارادوں کو پاک وصاف رکھے اور ظلم و زیادتی کے ہر کام سے اپنے آپ کو بچائے۔ اس تزکیے کا دوسرا رخ یہ ہے کہ وہ روئے زمین کو خود ساختہ خداؤں کی آقائی و فرمانروائی کی گندگی و غلاظت سے پاک کرے اور مالکِ کائنات کی حاکمیت کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرتا رہے تاکہ ایک پُرسکون منصفانہ معاشرہ وجود میں آسکے۔ یہی اقامت دین اور اللہ کی رضا کی راہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ابلیسی قوّتوں کے مفادات پر زد پڑتی ہے۔ اس لیے وہ ظلم و استبداد اور دجل وفریب کے سارے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اس کی مزاحمت پر اتر آتی ہیں۔ یوں حق اور باطل کی دائمی اور مستقل آویزش شروع ہو جاتی ہے۔ اس کش مکش میں اہل حق کی اصل قوت ان کی سیرت اور کردار کی پختگی ہوتی ہے۔ وہ اس کے بل پر طاغوتی قوتوں اور ابلیسی لشکروں کو زیر کرتے اور حق کو غالب کرتے ہیں۔ اس میدان میں ان کی کمزوری باطل کے مقابلے میں ان کی ناکامی کا باعث بنتی ہے۔ اخلاقی قوت کی اس کمزوری کا باعث بننے والے عوامل میں جلد بازی اور عجلت پسندی کو بڑا دخل حاصل ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو اس سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید اور تلقین فرماتے تھے اور اس کے بجائے اقامتِ دین کے کام میں صبر وثبات اور استقامت کے اوصاف کو اپنانے پر زور دیتے تھے۔

آج بھی اقامتِ دین کی جدوجہد میں مصروف لوگوں کے لیے کامیابی کی منزل تک پہنچنے کی راہ یہی ہے۔ گھبراہٹ، کم حوصلگی، عجلت اور مقاصد کے حصول کی فوری طلب جادۂ منزل کو کھوٹا کر دیتی ہے۔ اس کارِ عظیم کی راہ مشکلات ومصائب سے اٹی پڑی ہے۔ اس پر چلنے والوں کو طعن وتشنیع، مار پیٹ، معاشی ومعاشرتی مقاطع، قید وبند، دار ورسن اور جہاد وقتال کی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ صبر وثبات اور عزیمت کے بغیر اس میں کامیابی کا حصول ممکن نہیں۔ پہلے لوگوں کے معاملے میں اللہ کی سنت یہی رہی ہے اور آیندہ بھی یہی رہے گی۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اقامتِ دین اور حاکمیت الٰہیہ کے قیام کی جدوجہد کے لیے چن لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں عجلت پسندی سے بچائے اور بلند حوصلگی کو ان کی زندگی کا شعار بنادے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدم برداشت پر اظہار ناراضی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے تحاشا گالیاں دینے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموشی کے ساتھ اس کی گالیاں سنتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر مسکراتے رہے۔ آخرکار جناب صدیق رضی اللہ عنہ کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا اور انھوں نے بھی جواب میں اسے ایک سخت بات کہہ دی۔ اُن کی زبان سے وہ بات نکلتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شدید انقباض طاری ہُوا جو چہرہ مبارک پر نمایاں ہونے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھ کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اُٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیے اور راستے میں عرض کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے، وہ مجھے گالیاں دیتا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی سے مسکراتے رہے، مگر جب میں نے اسے جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگئے؟ فرمایا: ”جب تک تم خاموش تھے، ایک فرشتہ تمھارے ساتھ رہا اور تمھاری طرف سے اس کو جواب دیتا رہا، مگر جب تم بول پڑے تو فرشتے کی جگہ شیطان آگیا۔ میں شیطان کے ساتھ تو نہیں بیٹھ سکتا تھا“۔[مسند احمد] حوالہ تفہیم القرآن سورۃ حٰمٓ السجدہ جلد چہارم، ص ۴۵۹]

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیا علیہ السلام کی طرح اللہ رب العزت نے نبی خاتم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس لیے مبعوث فرمایا کہ وہ ہدایتِ خداوندی کے مطابق اقامتِ دین کے ذریعے ایک ایسا مثالی فلاحی معاشرہ قائم کریں جس میں ہر انسان کی جان، مال اور عزت و آبرو محفوظ ہو اور وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروے کار لا کر تسخیرِ کائنات کے ربانی منصوبے کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

اس کارِ عظیم کی انجام دہی میں مادی وسائل بھی اہم ہیں لیکن اسے صحیح معنوں میں مؤثر اور کامیاب بنانے کے لیے افراد کی اخلاقی قوت ہی بنیادی اور فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے اصحاب کو محاسنِ اخلاق سے آراستہ کرنے پر سب سے زیادہ توجہ فرماتے اور اس سلسلے میں کسی جگہ کوئی ادنیٰ سا انحراف بھی نظر آتا تو فوراً اس کا نوٹس لیتے اور برہمی اور ناگواری کا اظہار فرماتے۔ اقامتِ دین کی اس جدوجہد کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ وہ ہر آن اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس راہ سے اہل ایمان کے قدم متزلزل کر دے اور انہیں اس اعلیٰ و ارفع مقصد سے غافل کر کے ادنیٰ قسم کے مشاغل میں الجھا دے اور ان کے اخلاق و کردار کو داغ دار کر کے ان کی قوت کو کمزور کر دے۔ اس کارِ بد کو انجام دینے کے لیے اس کے دامِ تزویر میں ان گنت حربے موجود ہیں جن میں ایک بڑا مؤثر حربہ اہل ایمان کو طعن و تشنیع اور دشنام طرازی کے تیروں سے اشتعال دلا کر انھیں اخلاق و کردار کے بلند معیار سے گرانا اور اپنے گھٹیا معیار پر لے آنا ہے۔ اس حربے سے وہ ان کی طاقت کے اصل سرچشمے کو گندا کر کے انہیں اقامتِ دین کے کام میں کمزور اور ناکام کرنا چاہتا ہے۔ حضور ﷺ اس شیطانی چال سے اہل ایمان کو بچانے کے لیے انہیں صبر و استقامت، تحمل، بردباری، حوصلہ، برداشت اور عفو و درگزر کی تعلیم و تلقین فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کی اس تعلیم اور تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ ﷺ کے اصحاب اس نوعیت کی آزمائشوں سے سرخرو ہو کر نکلتے اور شیطان لعین کی چالوں کو ناکام بنا دیتے۔ افسوس کہ آج ہم عدم برداشت کے عفریت کے اسیر ہو چکے ہیں۔ کفار تو رہے ایک طرف، ہم اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائیوں حتیٰ کہ خونی رشتے داروں کے معاملے میں بھی ذرا سی بات پر مشتعل ہو جاتے ہیں اور اخلاقی اعتبار سے گرے ہوئے ایسے اقدامات کر گزرتے ہیں جو حضور ﷺ سے نسبت رکھنے والوں کے ہرگز شایانِ شان نہیں ہوتے۔ اللہ ربّ العزت اخلاق حسنہ سے ہمارے کردار کو مزین فرمائے اور ہمیں عدم برداشت، انتہا پسندی اور اشتعال کی شیطانی چالوں سے محفوظ رکھے تاکہ ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اپنی اخلاقی قوت کے بل پر اقامتِ دین کے فریضے کی بطریقِ احسن تکمیل کر سکیں۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے گھر میں تانک جھانک پر غیض وغضب

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے اور تو ایک کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو کچھ گناہ نہیں۔[مسلم۔کتاب الآداب]

''جس نے اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر اس کے خط میں نظر دوڑائی وہ گویا آگ میں جھانکتا ہے''۔[ابوداؤد۔کتاب الصلوۃ]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضور ﷺ کے کسی حجرے میں جھانکا، آپ ﷺ تیر لے کر کھڑے ہوئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔آپ ﷺ چاہتے تھے کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں''۔[بخاری۔کتاب الاستیذان]

اسلام محض چند عقائد وعبادات اور غمی خوشی کی رسومات کے مجموعے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کا مکمل ضابطہ ہے جو اللہ رب العزت کی جانب سے اس کی رہنمائی کے لیے عطا کیا گیا ہے۔اس کا حسن اور اس کی خوبصورتی اسی بات میں مضمر ہے کہ اس کی بنیاد پر ایک متوازن معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں ہر انسان امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا ہے۔اس میں جہاں حکومت وسیاست اور معیشت کے منصفانہ اور عادلانہ اصول دیے گئے ہیں وہاں معاشرت کے ایسے آداب سے بھی انسان کو روشناس کرایا گیا ہے جن پر عمل پیرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر انسانوں کے باہمی تعلقات پیار و محبت کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں۔ ان کی باہمی منافرت اور لڑائی جھگڑے کی تلخیاں ختم ہو جاتی ہیں اور اخوت و موانست کا ایک پر سکون ماحول ظہور میں آ جاتا ہے۔ حضور ﷺ اللہ کا یہی پیغام لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ''مجھے مکارمِ اخلاق یعنی اعلیٰ وارفع اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے''۔

اس میں شک نہیں کہ آپ نے عقائد و عبادت اور معاملات کے دائرے میں جو روشن اصول دیے ہیں ان کی بنیاد پر ایک پر سکون صالح معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے معاشرت کے حسن کو نکھارنے کے جو آداب بتائے ہیں۔ ان سے میں ایک ''استیذان'' ہے جس کا اصطلاحی مفہوم کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا ہے۔ ''استیذان'' کی تاکید قرآن پاک میں بھی کی گئی ہے اور اسے افراد کے لیے خیر و برکت کا موجب بتایا گیا ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے اس کا دائرہ گھر کی چار دیواری کے تقدس سے بڑھا کر تخلیہ [privacy] کے تحفظ کی ہر شکل تک پھیلا دیا ہے۔ اس میں کسی کے ذاتی خط کو پڑھنے تک کی ممانعت کو شامل کر دیا ہے۔ موجودہ زمانے میں ٹیلی فون کو Intercept کرنا یا کسی کی گفتگو کو ٹیپ کرنا بھی اسی ذیل میں آئے گا۔ کسی کے گھر میں تانک جھانک کو سنگین اور قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے۔ متذکرہ بالا احادیث کے مطابق حضور ﷺ کی نگاہ میں یہ جرم اتنا گھناؤنا ہے کہ آپ ﷺ تیر سے مجرم کی آنکھ پھوڑ دینے پر آمادہ و تیار ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ استیذان کے آداب کو ملحوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس انحراف کے شیطانی عمل سے محفوظ رکھے تاکہ معاشرتی فتنہ و فساد کا سدباب ہو اور لوگوں میں مہذب طرزِ زندگی کو اپنانے اور حسن معاشرت کے آداب کو پیش نظر رکھنے کا جذبہ پیدا ہو۔ [آمین]

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیب چینی پر گرفت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے [ایک موقع پر] کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ عیب کہ وہ ایسی اور ایسی ہے کافی ہے یعنی یہ کہ وہ پست قد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا! تم نے اتنا تلخ لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو تلخ کر دے۔[ابو داؤد۔ کتاب الآداب]

یوں تو کائنات کی ہر چیز اللہ رب العزت کی صناعی کا بے مثال نمونہ ہے لیکن انسان اس کی تخلیق کا حسین ترین شاہکار ہے۔ اس نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے اور اسے اعلیٰ ترین فکری وجسمانی قویٰ سے نوازا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت ان کے درمیان قدوقامت، شکل وشباہت اور رنگ روپ کے اعتبار سے فرق بھی رکھا ہے۔ یہ تنوع، رنگا رنگی اور بوقلمونی کہ کوئی صحت مند ہے، کوئی بیمار ہے اور کوئی معذور، کوئی گورا ہے تو کوئی کالا، کوئی گندمی ہے تو کوئی سانولا، کوئی طویل قامت ہے اور کوئی پست قد، یہ فرق وامتیاز خدائے علیم وخبیر کا پیدا کردہ ہے۔ اس کی حکمتیں اور مصلحتیں وہی جانتا ہے۔ انسان کو اس کی تخلیق میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

یہ سب خالق کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو انسانوں کی عبرت کے لیے وجود میں لائی گئی ہیں۔ کسی کو اپنے مزعومہ معیار کے لحاظ سے عیب سمجھنا اور اس پر گرفت کر کے متعلقہ فرد کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تضحیک وتحقیر کا ہدف بنانا نہ صرف افرادِ معاشرہ کے درمیان بُعد، بغض، کینہ اور عداوت کا باعث بنتا ہے بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے بے عیب اور ہر خطا سے منزہ ہونے کی صفت پر بھی حرف آتا ہے جو یقیناً ایک بہت بڑی جسارت اور اللہ پاک کی شان میں سنگین نوعیت کی گستاخی ہے۔

زیرِ نظر حدیث میں اسی ذہنیت کی اصلاح کرنے کی طرف نبی رحمت ﷺ نے متوجہ کیا ہے اور اس معاملے میں اپنی زوجہ محترمہ کے تجاوز سے بھی صرف نظر نہیں کیا بلکہ نہایت سخت الفاظ میں اس کا نوٹس لیا ہے اور اس کے ذریعے تمام انسانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ انسانوں کے معاملے میں اس طرح کی عیب چینی اللہ کی ناراضی کا باعث بنتی ہے۔ اس سے ہر صورت میں بچنا ضروری ہے۔

کسی انسان کی جسمانی ساخت کو اس نوعیت کی حرف گیری کا ہدف بنانے سے معاشرے میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کے بجائے باہمی کدورت، حسد، بغض اور کینہ جیسے رذائل پیدا ہوتے ہیں جو معاشرے کی یکجہتی اور شیرازے کو درہم برہم کر دیتے ہیں اور اسلام کے مطلوبہ صالح معاشرے کے قیام کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اخلاقی رذائل سے محفوظ رکھے اور اپنی رضا والے افعال واعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا احسن الخالقین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنوعی افزائشِ حسن پر لعنت

حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا ''یا رسول اللہ میری بیٹی دلہن بنی، اس کے بعد اس کے چیچک نکلی اور بال گر گئے ہیں۔ کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر''۔ [مسلم۔ کتاب اللباس والزینۃ]

اللہ رب العزت نے انسان کو اس مقصد کے لیے پیدا فرمایا کہ وہ روے زمین پر انسانوں کے دائرۂ اختیار میں اللہ کی حکمرانی قائم کرے اور اس جدوجہد میں جان و مال اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو کھپا دے۔ اس مقصدِ جلیلہ کے حصول کے لیے اسے وہ تمام فکری و عملی قویٰ عطا فرمائے جو اس راہ میں اس کے لیے کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بہترین ساخت پر پیدا فرمایا۔ اس کے اعضا و جوارح میں توازن و تناسب پیدا کر کے اسے تمام مخلوقات سے زیادہ حسین وجمیل بنایا۔ اس فطری حسنِ صورت سے آگے اس کے لیے حسنِ سیرت کا وسیع میدان کھول دیا کہ وہ اپنے خالق کی اطاعت اور مخلوق کی خدمت کے لیے اپنی خداداد صلاحیتوں اور مخفی قوتوں کو بروے کار لا کر خلافتِ ارضی کی ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

خالق کی نگاہ میں انسانوں کی تخلیق کا اصل مقصد تو یہ تھا۔ لیکن شیطان لعین نے انسانوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہ کرنے اور ناکامی اور نامرادی سے دوچار کرنے کے لیے مکروفریب کے جو جال بنے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے انسان کو خوش نما آرزوؤں میں الجھا کر اسے ذاتی حسن و جمال کا پرستار بنا کر رکھ دیا ہے۔ جس کے لیے وہ اللہ کی پیدا کردہ ساخت میں ردوبدل کرنے سے بھی نہیں چوکتا بلکہ یہ اس کی نگاہ میں سب سے زیادہ مرغوب ومحبوب مشغلہ بن کر رہ گیا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ان میں بعض کی نشان دہی کی ہے اور اس کے ارتکاب کرنے والے مردوزن پر لعنت بھیجی ہے اور اپنے سخت غصے اور ناراضی کا اظہار فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک، اپنی شکل وصورت کو مصنوعی طریقوں سے حسین وجمیل اور دوسروں کے لیے پرکشش بنانا، جسم کو گودنا اور گدوانا، تصاویر بنوانا، عورتوں کا مردوں کا سا لباس پہننا اور ان کے سے انداز اختیار کرنا اور مردوں کا عورتوں کا سا لباس پہننا اور ان جیسے طور طریقے اختیار کرنا، بالوں میں جوڑ لگوانا، بھنوؤں کے بال چننا اور دانتوں کے درمیان مصنوعی طریقے سے کشادگی پیدا کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ ہر صاحب ایمان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ رہبر اعظم ﷺ نے شیطان کے ترکش کے جن تیروں کا پتا دیا ہے ان سے ہر وقت چوکنا رہے اور اپنے نفس کو حسن صورت کی خودفریبیوں میں گم کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ وضع قطع پر اس کا شکر ادا کرے اور اتباع رسول ﷺ کے ذریعے اپنی سیرت کے حسن کو محکم کرنے پر اپنی توانائیاں صرف کردے۔ آمین۔ یارب العالمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقلیں اتارنے والے کو بددعا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص نبی ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور جب نبی ﷺ گفتگو فرماتے تھے وہ بطور استہزا اپنا منہ بگاڑا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا چنانچہ وہ ایسا ہی منہ بناتا رہا حتی کہ وہ مر گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا' چاہے اس کے بدلے مجھے بہت سی دولت ملے۔

اللہ پاک نے انسان کی تخلیق کی غرض وغایت یہی بیان فرمائی ہے کہ وہ اس کی بندگی واطاعت کرے اور اس کی ہدایات کے مطابق روے زمین پر اس کے عطا کردہ ضابطۂ حیات کے عملی نفاذ کے لیے سرگرم جدوجہد رہے۔ اسی صورت میں وہ جنت گم گشتہ کی بازیابی میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ شیطان کی چالوں کا اسیر ہوکر دنیا کو محض عیش ونشاط کی سٹیج سمجھ لے اور بے فکری کے ساتھ زندگی کے مستعار لمحات گزار دے تو وہ اللہ کی ناراضی کا مستحق قرار پائے گا اور آخرت کی ابدی زندگی میں جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

تمام انبیا علیہم السلام کی طرح ہمارے حضور ﷺ بھی انسانوں کو یہی ہدایت دیتے رہے اور اپنے قول وفعل سے اس کی طرف متوجہ کرتے رہے۔ اقامت دین اور اطاعت خداوندی کا یہ کارِ عظیم سنجیدگی اور متانت کا متقاضی ہے اور ایک منظم اجتماعی قوت کی موجودگی سے ہی ممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے۔ یہ اجتماعی قوت اسی صورت میں بروئے کار آ سکتی ہے جب افراد کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کا مضبوط رشتہ موجود ہو۔ ان میں باہمی ہمدردی، دلجوئی اور عزت وتکریم کا احساس پایا جاتا ہو۔ ایک دوسرے کے استہزا اور مذاق اڑانے سے یہ رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے اور بعض اوقات خطرناک قسم کے فتنے وفساد کا باعث بن جاتا ہے اور اس مقصد کو ہی فنا کر کے رکھ دیتا ہے جو تخلیقِ انسانی کا مقصود اور بالخصوص اُمتِ مسلمہ کے معرضِ ظہور میں لائے جانے کا واحد سبب ہے۔

زیرِ نظر حدیث میں اس فعل کو اتنا گھناؤنا قرار دیا گیا ہے کہ نبی ﷺ جیسی رحیم وشفیق ہستی نے بھی اس نامراد شخص کے لیے بددعا فرمائی جو مستجاب ہوئی۔ بدقسمتی سے آج کل کسی کا مذاق اڑانا، تضحیک اور استہزا ایک فن بن گیا ہے اور ایسے فنکاروں کے لیے بڑے بڑے سٹیج سجائے جاتے ہیں اور انہیں انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلاموں سے بدسلوکی پر اظہار ناراضی

معاویہ بن حکم سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میری ایک لونڈی ہے، میں نے اسے تھپڑ مارا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طبع مبارک پر گراں گزری تو میں نے عرض کیا: میں اسے آزاد کردوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ میں اسے آپ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ وہ بولی ''آسمان پر''۔ حضور ﷺ نے پھر پوچھا کہ ''میں کون ہوں''؟ اس نے جواب دیا ''آپ اللہ کے رسول ہیں''۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے آزاد کردو۔ یہ مومنہ ہے۔[ابو داؤد۔ کتاب الایمان و النذور]

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی مالک نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اسے قتل کردیں گے۔ اگر مالک نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اس کا وہی عضو کاٹ دیں گے۔[نسائی۔ کتاب القصاص]

اللہ رب العزت نے انسان کی ہدایت کے لیے سرور عالم نبی خاتم حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو اس وقت دنیا کے اکثر ممالک کی طرح عرب میں بھی غلامی کا رواج پایا جاتا تھا اور معاشرے میں اس کی جڑیں بہت گہری اتری ہوئی تھیں۔ بڑے بڑے قبائلی سرداروں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیوخ کے مفادات اس کے ساتھ وابستہ تھے۔ نبی ﷺ جس دعوت توحید کو لے کر آئے تھے اس کا مدعا یہ تھا کہ تکوینی عالم کی طرح انسانوں کے دائرۂ اختیار میں بھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ مطلقہ قائم ہو اور اللہ کے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی غلامی میں دے دیا جائے۔ توحید باری تعالیٰ کا یہ تصور غلامی کے ادارے سے صریحاً متصادم تھا۔ جس میں بااثر بندوں نے اللہ کے بندوں کو اپنے بندے بنا کر رکھا ہوا تھا اور ان بندوں کی حیثیت چوپایوں سے بھی بدتر بنا دی گئی تھی۔

فکر و عمل کے ان باہم متصادم اداروں کے درمیان نبی ﷺ نے غلامی کے نظام کو ختم کرنے کے لیے جو حکمت عملی اختیار فرمائی وہ تصادم کی نہیں بلکہ تدریجی اصلاح کی تھی۔ جس سے غلامی کے ادارے کا وجود تدریجی طور پر تحلیل ہوتا ہوا عملی اعتبار سے بالکل معدوم ہو کر رہ گیا۔

نبی ﷺ کی اس حکمت عملی کے اہم نکات یہ تھے:

ا۔ عقیدہ توحید کو لوگوں کے دل و دماغ میں راسخ کیا گیا جس سے ان میں انسانی مساوات کا تصور اجاگر ہوا۔ انھیں معلوم ہوا کہ سب انسان اللہ کی مخلوق اور اس کے مملوک ہیں۔ کوئی انسان کسی دوسرے کا آقا اور مولا نہیں ہے کہ اسے انسانوں پر لامحدود اختیارات حاصل ہو جائیں۔ مالک اور غلام دونوں کی حیثیت قانون کی نظر میں مساوی ہو گئی۔ غلامی کا وجود تو اس روز ہی عملاً ختم ہو گیا جب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر کسی مالک نے اپنے غلام کو قتل کیا تو ہم اسے قتل کر دیں گے۔ اگر مالک نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اس کا وہی عضو کاٹ دیں گے''۔

۲۔ غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کو بہت بڑی نیکی قرار دیا گیا۔ انھیں ہر اعتبار سے اپنے ہم پلہ سمجھنا سکھایا گیا' ان کے حقوق ادا کرنے والوں کو خدا کی خوشنودی اور اجر عظیم کی خوشخبری دی گئی اور ان پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کو اللہ کے سخت عذاب کی وعید سنائی گئی۔

۳۔ گناہوں اور خطاؤں کے کفارے کے لیے غلام آزاد کرنے کی راہ کھولی گئی۔

۴۔ رضا کارانہ طور پر غلام آزاد کرنے والوں کو اللہ کی رضا کی نوید سنائی گئی۔

۵۔ ''مکاتبت'' کا نظام وجود میں لایا گیا جس کے تحت کوئی غلام...... مرد یا عورت......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مالک کو اپنی قیمت ادا کر کے آزادی حاصل کرنے کا مجاز بنا دیا گیا۔ اس قیمت کی ادائیگی میں حصہ لینے پر اہل خیر کو اللہ کے ہاں اجرِ عظیم کی بشارت دی گئی۔ حکومت کو بھی اس کام میں معاونت کرنے کی ترغیب دی گئی۔

ان اقدامات کے نتیجے میں اسلامی حکومت کے دائرہ کار میں غلاموں کی آزادی کی ایک مؤثر تحریک وجود میں آ گئی اور نہ صرف بڑی تعداد میں لوگ بندِ غلامی سے آزاد ہوئے بلکہ غلاموں کے متعلق پائے جانے والے تذلیل و تحقیر کے جذبات میں بھی انقلابی تغیر آ گیا۔ لوگوں میں ایک دوسرے کی عزت اور معاشرتی پہچان کا پیمانہ آقا و غلام کا وجود نہ رہا بلکہ معاشرتی وقار کی علامت نیکی، بھلائی اور تقویٰ بن گیا۔

غلامی کے خاتمے کے اس سارے پروگرام میں ایک خلا رہ گیا تھا اور وہ جنگی قیدیوں کا مسئلہ تھا۔ حضور ﷺ دشمن کی حربی قوت کو کمزور کرنے کے لیے ان قیدیوں کو مجاہدین میں تقسیم فرما کر ان کی ملکیت میں دے دیتے تھے۔ اس سے مقصود جہاں دشمن کی طاقت کو منتشر کر کے مضمحل کرنا تھا وہاں یہ توقع بھی کی جاتی تھی کہ یہ لوگ اصحاب رسول ﷺ کی رفاقت میں رہ کر ان کے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق و کردار کا تجربہ و مشاہدہ کریں گے تو ان کے دلوں کے دریچے دعوت اسلامی کو قبول کرنے کے لیے کھلیں گے۔ یہ محض عارضی تدبیر تھی جب اسیرانِ جنگ کے تبادلے کی صورت سامنے آئی تو آپ ﷺ نے فوری طور پر اسے قبول فرمایا اور غلامی کے خاتمے کی ایک دائمی راہ کھول دی۔

اللہ کے فضل سے حضور ﷺ کی اس حکمت عملی اور حسن تدبیر سے غلامی کا وجود عرب معاشرے سے نابود ہو گیا۔ یہ آپ ﷺ کے فیضانِ کرم اور تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا کے تمام ممالک سے غلامی کی لعنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی ہے۔ اور اسیرانِ جنگ کے تبادلے کا نظام عالمی سطح پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کو خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

حضرت زینب رضی اللہ عنہا اہلیہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم عورتوں میں سے کوئی مسجد آئے تو خوشبو ہرگز نہ لگائے۔[نسائی]

حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم عشاء کے لیے مسجد جانا چاہو تو خوشبو مت لگاؤ۔[نسائی]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بخور [خوشبو] لگائے تو وہ ہمارے ساتھ عشاء میں شریک نہ ہو۔
[نسائی۔کتاب الزینۃ]

اسلام نے معاشرت اور تمدنی ترقی کا جو نظریہ پیش کیا ہے اس میں خاندانی نظام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اس کی خشتِ اول اگر کج رکھ دی گئی ہو تو اوج ثریا تک تمدنی عروج کی دیوار کج ہی اٹھتی چلی جاتی ہے۔اور اس سے معاشرتی فتنے وفساد کی چنگاریاں مسلسل نکلتی اور گلستانِ تمدن کے حسن کو خاکستر کرتی رہتی ہیں۔اسی بنا پر اسلامی نظامِ حیات میں خاندانی نظام کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے اقدامات کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔

اس سلسلے میں ایک طرف اس کے قیام و بقا کو نکاح جیسے پاکیزہ رشتے سے منسلک کر کے اس کی بنیاد کو مستحکم کیا گیا ہے تو دوسری طرف اس رشتے کے حصار کی بیخ کنی کرنے والے عوامل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریب کاری سے اسے محفوظ و مامون بنانے کے لیے ستر و حجاب اوراس کے متعلقات کا افرادِ معاشرہ کو سختی کے ساتھ پابند کیا گیا ہے۔مرد اور عورت کے درمیان محرم اور نامحرم کی حد فاصل قائم کی گئی ہے۔اوران کے اختلاط کی ممانعت کی گئی ہےاور آزادانہ ہوس رانی کے تمام امکانات کا مؤثر سدباب کیا گیا ہے۔

خوشبو ایک پاکیزہ،فرحت بخش اور محبوب خدا ﷺ کی بڑی پسندیدہ چیز ہے لیکن جہاں اس کے عصمت وعفت کے لیے فتنہ بن جانے کا اندیشہ پیدا ہوا وہاں اس کے استعمال کی اس طرح ممانعت کردی کہ اُمت کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی اجرِ عظیم سے محرومی کو بھی برداشت کرلیا۔ عام مساجد میں نماز باجماعت کا کم سے کم ثواب پچیس گنا ہے جبکہ مسجد حرام اور مسجد نبوی ﷺ میں یہ اجر وثواب بالترتیب ایک لاکھ اور پچاس ہزار گنا زیادہ ہوجاتا ہے لیکن محبوب خدا ﷺ نے تمدنی اقدار کے فروغ اور خاندانی نظام کی تقدیس کو برقرار رکھنے کے لیے خواتین اسلام سے اتنی بڑی قربانی طلب کرنے سے بھی دریغ نہیں فرمایا۔

لیکن افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ خوشبو کا بے محابا اور بے محل استعمال ہماری پہچان بن گیا ہے۔ محلے،گلیاں اور بازار بے پردہ خواتین کی خوشبو سے مہک رہے ہوتے ہیں اور ہوس کاروں کو دعوت عیش دینے اور فتنہ وفساد کا جہنم دہکانے کا ایندھن مہیا کرتے ہیں۔ان کی ذاتی پسند محبوب خدا ﷺ کی پسند پر غالب آگئی ہے۔ایمان تو اِس کا نام نہیں۔ایمان تو وہ تھا کہ صحابی رسول ﷺ نے ایک کاروباری طریقے کی ممانعت آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی اور جاکر اپنی قوم سے کہنے لگا''اللہ کے رسول ﷺ نے لین دین کے اس طریقے سے ہمیں روک دیا ہے جس میں ہمارا بڑا فائدہ تھا۔لیکن اللہ کے نبی ﷺ کی بات ہی ہمارے لیے بہتر ہے''۔خدا کرے کہ ہم رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کی مخلصانہ اتباع کرنے والے بن جائیں اوراپنی پسند کو ان کی پسند کے تابع کردیں۔آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کشی پر شدید وعید

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ سفر سے تشریف لائے ، میں نے ایک پردہ روشن دان پر لٹکایا جس میں تصویریں تھیں ، تو آپ ﷺ نے اسے اتار ڈالا اور فرمایا کہ قیامت میں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں [یعنی جاندار کی]۔[نسائی]

ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے اس پردے کو دیکھا تو آپ ﷺ کا رنگ متغیر ہوگیا اور اسے پھاڑ ڈالا۔[نسائی]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تصویر بنانے والے قیامت میں عذاب دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے تخلیق کیا ہے، اس میں زندگی پیدا کرو۔[نسائی]

اللہ رب العزت نے انسان کو روے زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے جس کا مقصد وحید وسائلِ کائنات کی تسخیر اور انسانوں پر اللہ کی تشریعی حاکمیت کو قائم ونافذ کرنا ہے۔اس مشقت طلب کارِگراں کے لیے ' سے وہ تمام ذرائع وسائل اور قواے فکر وعمل عطا فرمائے ہیں جو اس نصب العین کے حصول میں ممد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔انسان اپنے اس مقصد کی تکمیل میں خداداد صلاحیتیں لگا کر اللہ کی رضا حاصل کر کے جنت کی ابدی راحتوں سے ہم کنار اور لطف اندوز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے لیکن شیطان لعین جو انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اسے اس راہ سے برگشتہ کرنے کے لیے دجل وفریب کے جال میں پھنسا لینے کی تدابیر کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ان میں ایک بڑی مؤثر اور کارگر تدبیر اسے لذاتِ نفس کا اسیر بنا لینا ہے جس کے لیے تصویر کشی اور مجسمہ سازی کامیاب ذریعہ ثابت ہوئی ہیں۔ تاریخی تجربے سے یہ بات بار بار ثابت ہوئی ہے کہ اپنی محبوب شخصیات' جن میں انبیا' اولیا، شہدا اور صلحا بھی شامل ہیں' کے تصویری بتوں، صورتوں اور مورتوں کے سامنے انسان محض اپنی خواہش نفس کی تسکین کی خاطر سرنگوں ہوتا رہا ہے اور تمام مراسم عبودیت جو خالق حقیقی رب ذوالجلال کا حق ہے وہ ان بتوں کے آگے بجالاتا رہا ہے۔ اس شیطانی دجل نے شرک کی ترویج اور اسے عام کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کیا ہے اور آج بھی بڑے پیمانے پر یہ مشق انجام پاتی نظر آرہی ہے۔ اس عملِ بد کے ذریعے انسان اپنے مقصد پیدائش سے ہٹ کر بے معنی اور محض وہم وگمان پر مبنی سرگرمیوں میں اپنے فکر وعمل کی توانائیاں صرف کر ڈالتا ہے اور تصویر کی گرویدگی میں شرک جیسی غلیظ حرکات سے اپنے دامن کو آلودہ کر کے اللہ رب العزت کے غیظ وغضب کو دعوت اقدا دیتا ہے۔

تصویر کشی کی ایک بہت بڑی خباثت اس کا جنسی اشتعال کا باعث بننا ہے۔ عہد حاضر میں بالخصوص اس کی بدولت بے حیائی، عریانی، فحاشی، اور بدکاری نے گھر گھر ڈیرے ڈال رکھے ہیں [الا ماشاء اللہ] اور ذوقِ جمال کے نام پر جنسی لذت کشی کا معمول زمانے کا عام چلن بن گیا ہے۔ اس سے اخلاقی اقدار تباہ وبرباد ہوگئی ہیں اور صحت مند خطوط پر تمدنی ترقی کی راہیں مسدود ہوگئی ہیں۔

مزید برآں یہ فنِ فضول وسیع پیمانے پر اضاعِ مال کا باعث بن گیا ہے۔ تصویر کشی کے اس بت کے آستانے پر اربوں کھربوں روپے ڈھیر کر دیے جاتے ہیں جن سے کروڑوں انسانوں کو غربت وافلاس کے گرداب سے باعزت طور پر نکالنے میں مدد لی جاسکتی ہے۔ فنِ تصویر کشی کی ایک گھناؤنی قباحت یہ ہے کہ یہ مصور کو خدائے خلاق وعلیم کا مدمقابل بنا کر تخلیق کے دائرہ کار میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا کھڑا کرتا ہے۔ کسی جاندار کی تخلیق کا ہیولا تیار کرنا اور اس میں روح پھونکنا خداوندِ قدوس کا خصوصی دائرہ اختیار ہے۔ کسی مخلوق کا یہ یارا نہیں کہ وہ اس عمل کے کسی پہلو میں ربِ ذوالجلال کا شریک وساجھی بنے۔ مصور بزعم خود اپنی فنکاری سے اسی مقام کو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس جرمِ عظیم کی پاداش میں روزِ محشر وہ بدترین عذاب کے جہنم میں پھینکا جائے گا۔ اسے اپنی نام نہاد تخلیق یعنی تصویر میں روح پھونکنے کو کہا جائے گا مگر وہ ایسا نہ کر پائے گا اور عذاب الٰہی کی سختیاں دائماً جھیلتا رہے گا۔ العیاذ باللہ

انسان کے خداداد ذوقِ جمال کی تسکین کے لیے اللہ ربّ العزت نے زمین وآسمان کے چپے چپے پر اپنی نشانیوں کے عَلَم گاڑ رکھے ہیں جن سے انسان اپنے اس داعیے کی تسکین کا سامان بہترین انداز میں حاصل کرسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے قدرتی مناظر کی عکس بندی اور غیر ذی روح اشیا کی تصویر کشی کی اجازت دی گئی ہے۔ ان سے ذوقِ جمال کی تسکین میں تخریبی عوامل کی دخل اندازی کا امکان نہیں ہوتا۔ تصویر کشی کے عمل میں یہ استثنیٰ رکھا گیا ہے کہ کسی علمی تحقیق یا ناگزیر سماجی یا انتظامی ضرورت مثلاً پاسپورٹ یا شناختی کارڈ وغیرہ جیسی دستاویزات کے لیے تصویر بنانے کی رخصت دی گئی ہے بشرطیکہ اس سے اضاعِ مال اور جنسی اشتعال کا فتنہ پیدا ہونے کا امکان نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ اس فتنے کی آگ سے ہمیں اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدبودار چیزوں سے اذیت دینے کی ممانعت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے، اور کبھی یوں فرمایا کہ جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کھائے، وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اس لیے کہ فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔[مسلم۔کتاب المساجد۔باب نهی عن اکل ثوماً او بصلاً او کراثاً او نحوها]

اللہ پاک ہے۔ وہ پاکیزہ چیزوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ گندگی اور غلاظت سے اسے نفرت ہے۔ اس نے انسانوں کی ہدایت کے لیے جو دین یعنی اسلام انبیا علیہم السلام کے ذریعے سے دیا ہے وہ بھی پاکیزگی اور طہارت کی ہی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ رب العزت نے انبیا علیہم السلام کو مزکی بنا کر بھیجا ہے۔ انبیا علیہم السلام کی بعثت کا اوّلین مقصد زندگی کے ہر دائرے میں انسانوں کے فکر و عمل کا تزکیہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیا کو بھی پاکیزگی اور طہارت و نفاست کو اپنانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نزول قرآن کی ابتدائی آیات میں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکید کی گئی کہ وہ اپنے لباس اور دامنِ کردار کو پاکیزہ اور مطہر رکھیں اور ہر نوع کی گندگی و غلاظت سے اپنے آپ کو بچائیں۔

تزکیہ اور پاکیزگی کے اس عمل کا دائرہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر گوشے پر محیط ہے۔ ایک طرف اسے اپنے جسم، خوراک اور پوشاک وغیرہ کو پاک وصاف رکھنے کی تلقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گئی ہے اور اس پر عمل درآمد کے طریقے بتائے گئے ہیں تو دوسری طرف اسے متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ مجلسی زندگی کے آداب کو بھی ملحوظ رکھے اور اس کے تقاضوں کو خوشگوار انداز سے پورا کرنے کی کوشش کرے۔

اسلامی تعلیمات میں روحانی ترفع کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انسان کی روح پاکیزہ جسم میں ہی پروان چڑھتی، فروغ و استحکام پاتی، اور ترفع کی اعلیٰ ترین منازل طے کر سکتی ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت عرب معاشرہ بالعموم پاکیزگی اور طہارت کی قدر و قیمت سے ناآشنا تھا۔ ان کی نام نہاد عبادات میں بھی پاکیزگی، طہارت، نفاست اور نظافت کا جوہر ناپید تھا۔ حضور ﷺ نے انہیں تہذیب و حضارت اور شائستگی کی اقدار سے روشناس کرایا اور گندگی و غلاظت کے ایک ایک شائبہ کو حکمت و تدبر کے ساتھ ان کی زندگیوں سے پاک کیا اور انہیں اس قابل بنایا کہ وہ معاشرے میں اعلیٰ درجے کا مہذب انسان بن کر رہیں اور پوری دنیا کو اس سے آگاہ کریں۔ آپ ﷺ نے طہارت کو نصف ایمان قرار دیا۔

زیر نظر حدیث کا تعلق بھی اس نوع کے اعمال سے ہے۔ بدبو ناگوار اور اذیت ناک چیز ہے۔ پاکیزہ مجلسوں بالخصوص اللہ کے گھر یعنی مساجد میں اس بدبو کے ساتھ داخل ہو جانے سے جہاں یہ حاضرین کی اذیت کا باعث بنتی ہے وہاں ماحول کو پراگندہ کر کے عبادت کے لطف کو بھی کرکرا کر دیتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے سختی کے ساتھ اس کی ممانعت کی کہ لہسن اور پیاز وغیرہ جیسی چیزیں کھا کر منہ کو صاف و پاک کیے بغیر مساجد میں عبادت کے لیے آیا جائے۔ اس طرح کی ہدایات سے اسلام کی نگاہ میں نفاست و نظافت اور پاکیزگی و طہارت کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے اور یہ سلیم الفطرت انسانوں کے لیے کشش کا باعث بنتا ہے۔ اللہ پاک ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشبّہ کرنے والوں سے اظہار بیزاری

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو فرمایا کہ کفار کے کپڑے ہیں، آئندہ ان کو مت پہننا۔ [نسائی۔ کتاب الزینۃ]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس اس حالت میں گیا کہ میرے اوپر دو زرد رنگ کے کپڑے تھے۔ آپ ﷺ یہ دیکھ کر غصے میں آ گئے اور فرمایا کہ جاؤ انہیں اتار کر پھینک دو۔ میں نے عرض کیا کہ کہاں یارسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا آگ میں۔ [نسائی۔ کتاب الزینۃ]

اسلام محض چند عقائد و عبادات اور خوشی و غم کی رسومات کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا مکمل ضابطہ ہے جو اللہ رب العزت کی طرف اس کی رہنمائی کے لیے انبیا علیہم السلام کے ذریعے عطا کیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں واضح طور پر اس کے اندر ہدایات نہ دے دی گئی ہوں یا ایسے خطوط کی نشاندہی نہ کر دی گئی ہو جن پر کاربند ہونے سے وہ پیش آمدہ مسائل کو اللہ پاک کی مرضی کے مطابق حل کر سکتا ہو۔ گویا یہ دینِ توحید ہے جو انسانی زندگی کا اپنا مکمل نقشہ رکھتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے دین کی پیوندکاری کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ وہ اسے برداشت کرتا ہے۔ اس کا پسند و ناپسند اور خوب و ناخوب کا اپنا معیار ہے۔ حضور ﷺ اس بارے میں اتنے ذکی الحس تھے کہ وہ دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادیان کے ساتھ مشترک معاملات کے اندر بھی انفرادیت اور اسلام کی امتیازی خصوصیت کو ملحوظ رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ یہود ۱۰ محرم کا روزہ رکھتے تھے اور اسے اپنے لیے بہت محترم تصور کرتے تھے۔ حضور ﷺ اور مسلمانوں کا طرزِ عمل بھی یہی تھا لیکن جب یہ بات آپ کے علم میں آئی کہ یہود بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے اسلام کی الگ شان قائم کرنے کے لیے اہلِ ایمان کو ہدایت دی کہ وہ دس محرم کے ساتھ نویں یا گیارھویں کا بھی روزہ رکھیں تا کہ یہود کے ساتھ مشابہت نہ رہے۔ یہود اور نصاریٰ روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرتے ہیں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو اس معاملے میں تعجیل کی تلقین کی۔ علیٰ ہٰذا القیاس ایسے بہت سے امور ہیں جن میں آپ ﷺ نے کفار و مشرکین کے طرزِ عمل سے الگ طرزِ عمل اختیار فرمایا۔

عقائد و عبادات کی طرح زندگی کے دیگر معاملات میں بھی آپ ﷺ کا طرزِ عمل یگانگت اور انفرادیت پر مبنی تھا۔ آپ ﷺ کو کفار کے ساتھ رہن سہن، خوراک، پوشاک، تقریبات و تفریحات غرضیکہ ہر معاملے میں تشبہ ناپسند تھا۔ زیرِ نظر حدیث میں آپ ﷺ نے کپڑے کے رنگ کے بارے میں شدید ردِ عمل اور ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس سے دینِ اسلام کی حقیقی روح واضح ہو جاتی ہے۔ کفار سے میل جول رکھنا بری بات نہیں لیکن ان کے طور طریقوں، پسند و ناپسند اور رسم و رواج وغیرہ کو اپنانا ایک ایسا ناپسندیدہ فعل ہے کہ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق جس نے کسی قوم کا تشبہ کیا وہ روزِ محشر اسی میں سے اٹھایا جائے گا۔

افسوس آج ہماری حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود و مشرکین کا اندازِ زندگی ہمیں بہت پسند اور مرغوب ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں ہم نے اپنے دین کی انفرادیت کو برقرار رکھا ہو اور کفار کے طور طریقے اپنانے سے اجتناب کیا ہو۔

انفرادی زندگی کے دائرے سے تعلق رکھنے والے اعمال کی طرح اجتماعی زندگی میں بھی اغیار کی تہذیب و تمدن کا گہرا رنگ ہمارے فکر و عمل پر چھایا ہوا ہے۔ سیاست، معیشت، معاشرت، اور بین الاقوامی تعلقات میں اسلامی اصول و قواعد کے بجائے کفار کی پالیسیاں ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری ترجیح اول بنی ہوئی ہیں۔تشبہ یعنی کفار کے اعمال وافعال سے مشابہت اور مماثلت کا رنگ گہرے طور پر ہمارے فکر وعمل پر چھا چکا ہے۔اس سے نبی ﷺ کی نفرت زیر نظر احادیث سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی پسند کو ہماری پسند بنا دے اور تشبہ سے ہماری زندگی کے ہر گوشے کو پاک کر دے۔آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرنے والوں سے اظہارِ برأت

''جس نے اپنے بڑے کی عزت وتوقیر نہ کی اور چھوٹے پر رحمت وشفقت نہ کی، نیکی کا حکم نہ دیا اور برائی سے منع نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں''۔

[مسند احمد و ترمذی]

اسلام اپنی تعلیمات کے ذریعے ایک ایک معاشرہ وجود میں لانا چاہتا ہے جہاں انسان بے خوف وخطر امن وچین کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب افرادِ معاشرہ اعلیٰ اخلاقی اوصاف سے مزین ہوں۔ اسلام اپنے عقائد، عبادات اور تعلیمات کے ذریعے ان ہی اوصافِ حمیدہ کو افراد میں پیدا کرتا ہے۔ ان اخلاقی اقدار کی ایک کڑی بڑوں پر چھوٹوں سے شفقت اور چھوٹوں پر بڑوں کی عزت وتوقیر کو لازم کرنا ہے۔ جس معاشرے کے افراد میں یہ صفت پیدا ہو جائے وہ جنت نظیر بن جاتا ہے اور اس کے ہر فرد کی جان و مال اور عزت آبرو محفوظ ہو جاتی ہے۔ جہاں بڑے لوگ چھوٹوں کی صحیح رہنمائی کرنے والے اور ان سے محبت و پیار کرنے والے اور ان کی خطاؤں کو معاف کرنے والے ہوں وہاں چھوٹوں کے اندر بڑوں کی توقیر کا جذبہ از خود پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بڑوں کے احترام اور خدمت کو اپنی سعادت سمجھنے لگتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں نیکی کو فروغ ملتا ہے اور برائی دب جاتی ہے۔ جہاں افرادِ معاشرہ نیکی اور بھلائی کو عام کرنے اور بدی اور برائی کا استحصال کرنے والے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں ہر فرد کی زندگی پرسکون اور خوشگوار بن جاتی ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم اور شفقت نہیں کرتے اور جو چھوٹے ہو کر بڑوں کی توقیر سے گریزاں رہتے ہیں۔ اور نیکی کو پھیلانے اور برائی کو مٹانے کے لیے متحرک و مستعد نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کو نبی رحمت ﷺ نے جسدِ اُمت سے کاٹ دیا ہے اور انہیں برے انجام کی وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ کو حرزِ جان بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان سے روگردانی کے وبال سے بچائے۔ آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونچی عمارتیں بنانے والوں سے اظہارِ ناراضی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے گذرے تو ایک بلند عمارت نظر آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کس کا مکان ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے لیکن دل میں بات رکھ لی۔ وہ انصاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ انھوں نے کئی بار سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعراض بدستور قائم رہا۔ انھوں نے اپنے دوستوں سے آنحضرت کی ناراضی کا سبب پوچھا تو لوگوں نے واقعہ بیان کیا۔ وہ فوراً گئے اور اس مکان کو منہدم کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار اس طرف سے گذرے تو فرمایا کہ وہ عمارت کیا ہوگئی؟ لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! صاحب خانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی کے خوف سے اس کو گرا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ گھر جو ضرورت سے زائد ہو، صاحب خانہ پر وبال ہے۔[ابو داؤد]

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لڑائی سے واپس آئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شوق و محبت سے گھر کو ایک نہایت رنگین پردے سے سجا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سلام کیا، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے چہرے سے ناراضی کے آثار ظاہر ہوئے اور سلام کا جواب تک نہیں دیا۔ پھر خود اپنے دست مبارک سے پردے کے دو ٹکڑے کر دیے اور فرمایا کہ خدا نے ہم کو مٹی اور پتھر کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔[ابو داؤد]

اسلام سچائی اور سادگی کا دین ہے۔ وہ ایک ایسا معاشرہ وجود میں لانا چاہتا ہے جہاں لوگ سکھ چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہوں اور اقامتِ دین جن کا مقصود و مطلوب ہو اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو نگاہ میں رکھ کر تگ و تاز زندگی میں مصروف ہوں۔ ایسے لوگوں کو اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے جو قوت درکار ہے وہ باہمی رشتۂ اخوت میں منسلک ہونے اور اتحاد و یگانگت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کا منبع و مآخذ افرادِ معاشرہ میں باہمی خیر خواہی، اتحاد و یگانگت' اور احساس مساوات کا پایا جانا ہی ہے۔ تفریق اور امتیاز اس وحدت کو پارہ پارہ کر کے ان کے شیرازے کو منتشر اور ان کے اجتماعی وجود کو مضمحل کر دیتے ہیں اور ان کے لیے اقامتِ دین اور غلبۂ دین کے نصب العین کے حصول کو ناممکن بنا دیتے ہے۔

اسلام افرادِ معاشرہ میں جس وحدت کو پیدا کرتا ہے اسے کمزور کرنے والے عوامل میں سب سے بڑا عنصر غیر فطری طور پر پیدا ہونے والے معاشرتی امتیازات ہیں جن کا اظہار زبان و کلام کے تفاخر کے علاوہ افراد کے رہن سہن اور بود و باش سے ہوتا ہے۔ خوراک، لباس اور مکان اس کے نمایاں مظاہر ہیں۔ اگر افرادِ معاشرہ کو اپنے ابنائے نوع سے ممتاز ہونے کی بیماری لگ جائے تو ان کی نگاہ کا مرکز و محور یہی چیزیں بن کر رہ جاتی ہیں۔ متذکرہ بالا حدیث میں ایک صحابی کے اپنے ساتھیوں سے بلند و بالا مکان کی تعمیر پر آپ ﷺ نے شدید ناپسندیدگی اور ناراضی کا اظہار فرمایا تاکہ لوگ نیکی، تقویٰ اور دینِ حق کی سربلندی کے مقصد کو چھوڑ کر آرام و آسایش اور عیش و نشاط کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

آپ ﷺ کا اپنا معیار بود و باش نہایت سادہ اور کسی بھی صورت میں عرب کے کمزور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترین انسان سے بہتر نہ تھا۔ اسی کی آپ ﷺ اپنے اصحاب کو تلقین فرماتے تھے۔ جہاں کہیں اس سے انحراف نظر آتا، سخت گرفت فرماتے تھے۔

افسوس اپنے حال پر۔ اگر آج حضور ﷺ ہمارے ہاں تشریف لے آئیں تو شاید کسی کو سلام کے جواب کے قابل نہ سمجھیں [الا ماشاء اللّٰہ]۔ عمارات کی تعمیر پر جس انداز میں خرچ کرنے کی ریت پڑ چکی ہے اور اغیار کی نقالی میں جس طرح ہم نے اسراف اور تبذیر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے، اس پر ہمارے لیے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ''سحقاً سحقا'' [دور دفع دور] کے الفاظ بھی نکل جائیں تو ہم اس کے سزاوار ہیں۔

اللّٰہ تعالیٰ حضور ﷺ کی پسند کو ہماری پسند بنا دے اور آپ ﷺ کی ناراضی کے وبال سے ہمیں بچائے۔ آمین

❖ ❖ ❖

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زر پرستی کی مذمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' بندۂ دینار خدا کی رحمت سے محروم ہوا اور بندۂ درہم خدا کی رحمت سے دور رہے۔[ترمذی۔ابواب الزہد]

اللہ ربّ العزت نے انسان کو اپنی عبادت یعنی بندگی واطاعت اور قیامِ خلافت یعنی اقامتِ دین کے فریضے کی انجام دہی کے لیے پیدا کیا ہے۔اس کٹھن کام کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے انبیا علیہم السلام اور آسمانی کتابوں کی رہنمائی سے اس کی معاونت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ارض وسما کی وسعتوں میں اس کے لیے وسائلِ رزق کے اتھاہ خزانے رکھ دیے ہیں تاکہ وہ جسم و جان کے رشتے کو برقرار رکھ کر اس مقصد کے لیے جدوجہد کر سکے۔ دانا لوگ اسی ترتیب کے ساتھ اپنی انفرادی واجتماعی زندگی کا نقشہ بناتے اور سرگرم عمل رہتے ہیں جبکہ نادان شیطان کے دامِ تزویر کے اسیر ہو کر جسم مادی کی ضروریات کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتے اور اپنے قوائے ذہنی وجسمانی کو ان کی تسکین کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔اللہ کی عبادت اور اقامت دین کا فریضہ ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ وہ ان وسائلِ زیست کے حصول کو اپنا قبلہ ومقصود بنا کر اس کی بندگی وغلامی میں اپنے نفس کو لگا دیتے ہیں ۔ان کی سوچ اور فکر کا مرکز ومحور زندگی کی لذات اور نفس کی خواہشات کی تسکین ہی بن کر رہ جاتا ہے۔روپے پیسے یا درہم ودینار کی دستیابی انھیں ہر کل بے چین و بے قرار رکھتی ہے اور جائز وناجائز ہر طریقے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کے حصول کے لیے مصروفِ تگ و دو رہتے ہیں۔ متذکرہ بالا حدیث میں انہیں درہم و دینار کے بندے کہا گیا ہے کیونکہ یہی ان کے معبود بن کر رہ جاتے ہیں۔

نبی ﷺ نے بندۂ دینار کے رحمتِ خداوندی سے محروم رہ جانے کی خبر دی ہے جو ایک بہت بڑی محرومی اور بد نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

درہم و دینار کا بندہ بس اپنے نفس اور اس کی خواہشات کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ وہ اعلیٰ انسانی و اخلاقی اقدار سے عاری ہو جاتا ہے۔ ایثار، قربانی، ہمدردی، خیر خواہی اور خدمتِ خلق کی خوبیاں اس کی زندگی سے عنقا ہو جاتی ہیں۔ وہ دنیا کا کتا بن جاتا ہے اور زر پرستی اس کی فطرتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے انسان کو اس انجامِ بد سے متنبہ کیا ہے تا کہ وہ دنیا میں صحیح لائحہ عمل اختیار کر کے ابدی خسران اور اللہ کی ناراضی سے بچ جائے۔

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سودخوروں پر لعنت

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود لینے اور کھانے والے پر اور سود دینے اور کھلانے والے پر اور سودی دستاویز لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ [گناہ کی شرکت میں] یہ سب برابر ہیں۔[صحیح مسلم]

[حوالہ معارف الحدیث، باب ربا]

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح ہیں اور ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو باہر سے نظر آتے ہیں، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ [جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں] انھوں نے بتلایا کہ یہ سودخور لوگ ہیں۔

[مسند احمد، سنن ابن ماجه][حوالہ معارف الحدیث، باب ربا]

سود[الربا] سے مراد وہ اضافہ ہے جو قرض دینے والا[قرض خواہ] قرض لینے والے [مقروض] سے اصل رقم پر طے شدہ شرح سے ایک معینہ مدت کے بعد لیتا ہے۔سود کی تمام مذاہب اور آسمانی کتابوں میں مذمت کی گئی ہے۔معلمینِ اخلاق نے بھی ہر دور میں اسے ایک ظالمانہ فعل قرار دیا ہے۔قرآن پاک نے سود کو قطعی حرام قرار دیا ہے اور شدید الفاظ میں اس کی مذمت کی ہے اور سود خوروں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ اس فعل قبیح سے باز نہ آئے تو پھر اللہ اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ﷺ کا ان کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

اسلام جس صالح معاشرے کا قیام عمل میں لانا چاہتا ہے اس کا بنیادی تصور یہ ہے کہ ''پوری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے''۔ اس اعتبار سے اس کے تمام افراد آپس میں رشتۂ اخوت میں منسلک ہیں اور ان کے درمیان بھائی چارے کا تعلق قائم ہونا چاہیے۔ اللہ پاک نے اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت ان کے درمیان معاشی لحاظ سے فرق و امتیاز ضرور رکھا ہے لیکن اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ وہ ایک دوسرے کے معاملات اور احتیاجات سے بے تعلق ہو جائیں بلکہ اس کے برعکس اس سے مقصود ان کے درمیان باہمی مودت، رحم دلی، ہمدردی، ایثار اور قربانی کے جذبات کو پروان چڑھانا ہے تاکہ وہ اپنے اعلیٰ اخلاقی کردار کا مظاہرہ کرتے ہوئے مشکل سے دوچار ہونے کی صورت میں ایک دوسرے کی دستگیری کریں اور یوں اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔

سود خور کا کردار اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ شیطان اسے خود غرضی اور نفسانیت کی چھوت لگا کر مخبوط الحواس بنا دیتا ہے۔ وہ دوسرے انسانوں کا دکھ اور مصیبت دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور اسے اپنی منفعت اور آمدنی بڑھنے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اس کا دل ہمدردی، خیر خواہی اور اہل حاجت کی امداد و اعانت کے جذبات سے یکسر خالی ہو جاتا ہے۔ ایسے بے رحم اور بے مروّت شخص کو جسد انسانیت سے کاٹ کر پھینک دینا ہی معاشرے کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے سود خواہ شخصی حاجات کے لیے لیا جائے یا کاروباری اغراض کے لیے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نگاہ میں اس کی حیثیت اور اس کے بارے میں حکم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دونوں معاشرے میں ایک جیسے اثراتِ بد پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ بنکوں وغیرہ کے ذریعے جو سودی نظام رائج ہے اس کے بطن سے بھی خیر کے بجائے شر ہی پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے ایک طرف دولت کا ارتکاز عمل میں آتا ہے تو دوسری طرف ان کا سود آجر کے مصارف پیدائش کا حصہ بن کر قیمتوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے جو غریبوں کی کمر توڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیتا ہے۔ اب بنکوں کے ذریعے اس شجرِ خبیثہ کی جڑیں دور دور تک پھیل گئی ہیں اور انھوں نے بین الاقوامی سطح پر انسانیت کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیا ہے۔ کمزور اور پسماندہ اقوام بالخصوص اس ظلم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور ان کے عوام مستقل طور پر غربت وافلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سودی نظام کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکا جائے اور اس کی جگہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر غیر سودی نظام رائج کیا جائے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دیے ہوئے ضابطۂ حیات میں اس کا مکمل نقشہ موجود ہے جو آج بھی اس طرح قابلِ عمل ہے جس طرح ماضی میں تھا۔ مسلمانوں کے دورِ عروج میں شخصی حاجات کے لیے سودخوری کا کوئی تصور موجود نہ تھا۔ مسلمانوں کی بین الاقوامی تجارت کا عالم یہ تھا کہ ان کے بحری بیڑے اور تجارتی قافلے مشرق ومغرب میں کاروباری مقاصد کے لیے رواں دواں رہتے تھے اور یوں اربوں کھربوں روپے کا لین دین ہوتا تھا لیکن یہ سب کچھ سود کے شائبے تک سے پاک تھا۔ اگر ایک مضبوط اور مخلصانہ سیاسی نظام یعنی حکومت اس کی پشت پر موجود ہو تو سود سے پاک بنکاری نظام وجود میں لایا جا سکتا ہے اور لوگوں کو حلال ذرائع سے روزی کا سامان فراہم کر کے ان وعیدوں اور عبرت ناک انجام سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے جن کا ذکر متذکرہ بالا احادیث مبارکہ میں کیا گیا ہے۔ ہر صاحبِ ایمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس صالح نظام کو قائم کرنے اور اس سلسلے میں کام کرنے والے افراد اور اداروں کی معاونت کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اللہ ہمیں توفیقِ عمل سے نوازے اور سود کی ہر شکل اور شائبے سے اپنی پناہ میں رکھے اور رزقِ حلال کو ہی ہمارا مقدر اور ہماری چاہت بنا دے۔ آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لین دین میں بددیانتی پر زجر

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تاجر لوگ قیامت میں فاجر اور بدکار اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنھوں نے [اپنی تجارت میں] تقویٰ، نیکی اور سچائی کا رویہ اختیار کیا۔ [ترمذی، ابواب البیوع]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو فریب دے وہ ملعون ہے۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ [مسلم۔ کتاب الایمان]

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مدنی الطبع پیدا فرمایا ہے۔ اس کی فطرت کے جوہر اور خداداد صلاحیتوں کی نشوونما اپنے ابنائے نوع کے ساتھ مل جل کر رہنے سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے انسانی معاشرے کی تشکیل اس انداز میں کی ہے کہ کوئی بھی فرد تنہا اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہے۔ روزِ پیدائش سے تا دمِ واپسی، اسے کھانے، پینے، رہنے سہنے، علاج معالجے اور تعلیم وغیرہ کی ان گنت احتیاجات لاحق رہتی ہیں، ان کی تکمیل و تسکین کا سامان باہمی تعاون واشتراک سے ہی وجود میں آتا ہے اور پھر تبادلۂ اشیا کے ذریعے انسانوں کے کام آتا ہے۔ انسانی تمدن کی ترقی اسی عمل کے واسطے سے ظہور میں آتی ہے۔ پیدائشِ دولت اور تبادلۂ اشیا کا یہ عمل اگر عدل وانصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورامانت ودیانت کے ساتھ انجام پاتا رہےتو معاشرہ خوشحالی کی معراج کوپہنچ جاتا ہےاور ہر فرد کواپنی ضرویاتِ زندگی کا سامان بخوبی میسر آتا چلا جاتا ہے،اور معاشرے سے افراد کی باہمی کش مکش کاسدِ باب ہوجاتا ہے۔اس کے برعکس اگر کاروباری لین دین اور تبادلۂ اشیا کے دائرے میں ناانصافی اور بددیانتی کاعنصر گھس آئےتو معاشرے میں لوٹ کھسوٹ اورحق تلفی کا بازارگرم ہو جاتا ہےاور معاشرہ داخلی طور پرتوڑ پھوڑ کا شکار ہوکراضمحلال اور بےسکونی سےدوچار ہوجاتا ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔اس نے انسانی زندگی کے اس شعبے میں بھی انسان کی رہنمائی کے لیے جامع ہدایات دی ہیں تاکہ لین دین انصاف کی بنیاد پر قائم ہواور لوگوں کے درمیان تنازعات کے دروازے بند ہوجائیں۔اس مقصد کے لیے اس نے جوطریق کاروضع کیا ہےاس کی بنیاد حلال وحرام کے اصول پر استوار کی گئی ہے یعنی لین دین کے بعض طریقوں کو حلال اور جائز قراردیا ہےاور بعض کوحرام۔ان حرام طریقوں کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے اوراس پر اللہ کی ناراضی کی وعید سنائی ہے۔ان میں ملاوٹ،ناپ تول میں کمی،وعدہ خلافی اور جھوٹی قسم کے ذریعے مال فروخت کرنا،مال کے عیب کوخریدار سے چھپانا اور ضرروغرر یعنی مضرت اوردھوکہ فریب کے سارے ہتھکنڈے شامل ہیں۔ان حرام اورناپاک طریقوں سے بچ کرکاروبار کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔اوراسے خیروبرکت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔جوتاجرحرام سے بچ کرحلال کوہی اپنی روزی کا ذریعہ بناتے ہیں ان کا شمار انبیا،صدیقین اور شہدا میں ہوگا اور جوحرام طریقوں میں ملوث ہوں گے وہ جہنم کا ایندھن بنیں گےخواہ دنیا میں انہوں نے اس کے ذریعے مال کثیر ہی اکٹھا کیوں نہ کیا ہو۔

افسوس ہمارے تاجر بالعموم افزائش دولت کی دھن میں اللہ اوررسول کی ناراضی والے کاموں کوملحوظ خاطر رکھنے میں غفلت اورکوتاہی کا شکار ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطافرمائے اوراپنی وعید سے محفوظ رکھے۔آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض کی ادائیگی نہ کرنے والوں کے لیے شدید وعید

۱۔ محمد بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر اپنا دستِ مبارک اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا، سبحان اللہ کس قدر تشدید نازل ہوئی ہے۔ ہم لوگ خاموش بیٹھے رہے لیکن پریشان ہوگئے۔ دوسرے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس تشدید کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ''قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے، پھر اسے زندہ کیا جائے، وہ پھر شہید ہو جائے اور وہ کسی کا مقروض ہو تو جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ [نسائی۔ کتاب البیوع]

۲۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی فلاں قبیلے کا ہے؟ تیسری مرتبہ ایک شخص کھڑا ہوا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے فرمایا: کیا بات ہے تم نے پہلی اور دوسری مرتبہ کیوں نہیں جواب دیا۔ میں تمھیں تمھاری ہی بھلائی کے لیے کہنا چاہتا تھا۔ دیکھو تمہارے قبیلے کا فلاں شخص قرضہ ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے۔ [نسائی۔ کتاب البیوع]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرض کا رواج قدیم اور جدید ہر معاشرے میں رہا ہے۔ ذاتی اور کاروباری دونوں اغراض کے لیے قرضے لیے جاتے ہیں۔ اس سے عارضی اور وقتی طور پر حاجت مندوں کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے لیکن بحیثیت مجموعی اس کے فوائد کم اور مفاسد بہت زیادہ ہیں۔ بالخصوص قرض کی واپسی کا مسئلہ بہت سے قبیح نتائج پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس سے دلوں میں دوری پیدا ہوتی ہے۔ باہمی نفرتیں جنم لیتی ہیں اور بسا اوقات لڑائی جھگڑے، تنازعات اور مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مقروض کی طرف سے نادہندگی بڑے بڑے مالدار اشخاص اور کاروباری اداروں کو سرمایے کی قلت کا شکار بنا کر انہیں مصائب کے گرداب میں دھکیل دیتی ہے جس سے ان کا نکل آنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ معاشرہ مقروض اور قرض خواہ کے دو متصادم گروہوں میں بٹ جاتا ہے اور معاشرتی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

ہمارے حضور ﷺ نے ان ہی وجوہات کی بنا پر اس جائز کام کو پسند نہیں فرمایا۔ اس کی انتہائی ناگزیر حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ہی اجازت دی ہے۔ اس فعل کی حوصلہ شکنی کرنے کے لیے ابتدا میں آپ مقروض کی نمازِ جنازہ پڑھانے سے بھی انکار فرما دیتے تھے۔ متذکرہ بالا حدیث میں حضور ﷺ نے اس کے ایک نہایت ہی گھناؤنے اور ہولناک پہلو کی طرف اُمت کو یہ کہہ کر متوجہ فرمایا ہے کہ شہید کے خون کی سرخی بھی دخولِ جنت کی راہ میں حائل نادہندگی کی اس رکاوٹ کو دور نہیں کر سکتی۔ دیگر اعمال کی ہولناکی کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

ایک طرف یہ صورت حال ہے اور ایک ہم ہیں کہ قرض کی رقم کو شیرِ مادر سمجھ کر پی جاتے ہیں اور اس کی ادائیگی سے گریزاں رہتے ہیں [الا ماشاء اللّٰہ] اور اس فعل کے انجامِ بد سے یکسر غافل ہو کر عیشِ زندگی کی رنگینیوں میں مگن ہو جاتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ قرض کی لعنت اور اس کی نادہندگی کے وبال سے بچائے آمین۔ حضور ﷺ ہمیشہ اپنی دعاؤں میں قرض سے اللّٰہ کی پناہ مانگتے تھے۔ اللّٰہ پاک ہمیں آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیائے تعیّش کے استعمال پر برہمی

> حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیرا [ایک ریشمی کپڑے] کا جوڑا ہدیہ میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میرے پاس بھیج دیا۔ جب میں نے اسے پہن لیا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا تھا کہ اسے پہن لو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے عورتوں کے درمیان بانٹ دیا۔[نسائی ۔کتاب الزینۃ]

اسلام محض پوجا و پرستش کی چند رسومات کے مجموعے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک عالمگیر تحریکِ اصلاح وانقلاب ہے جسے خالقِ کائنات نے انبیا علیہم السلام کی قیادت میں برپا کیا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر خدائے واحد کی غلامی میں دے دیں اور یوں دنیا سے ظلم واستبداد کو ختم کر کے اسے انسانوں کے لیے امن وسکون کا گہوارہ بنایا جا سکے۔ یہ عظیم کام ہمہ وقت اور ہمہ گیر مجاہدے اور مسلسل ریاضت کا متقاضی ہے۔ عیش وعشرت اور تنعم کا اس کے ساتھ کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اسی بات کا درس دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس مقصد کے حصول کے لیے ایک مسلسل جدوجہد تھی۔ اسی کی تربیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دی۔ زندگی کے اس نقشے میں عیاشانہ ٹھاٹھ باٹھ کا کوئی مقام نہ تھا۔ سادگی اور زہد اس کا طرۂ امتیاز تھا۔ بہت سی اشیا جو اس معیار اور مقصد سے مطابقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ رکھتی تھیں، ان کے استعمال کی سرے سے ممانعت کردی گئی۔ بعض کے استعمال کو صرف خواتین کے لیے مخصوص کردیا گیا۔ مثلاً سونا، چاندی، اور ریشم وغیرہ۔ زیرِ نظر حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اگرچہ غلط فہمی کی بنا پر ایک ریشمی لباس زیب تن کرلیا لیکن اس پر بھی آپ ﷺ نے سخت ناپسندیدگی اور شدید غصے کا اظہار فرمایا تاکہ اُمت میں تنعم اور عیاشیانہ طرزِ زندگی کی طرف میلان پیدا نہ ہو۔

افسوس! آج اُمت نے بحیثیت مجموعی حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو فراموش کردیا ہے اور معیارِ زندگی کو بلند کرنے کی مسابقت میں مستغرق ہوگئی ہے۔ اقامتِ دین کا مقصد نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے۔ رسمی باتیں ہی دین اور دین کا نصب العین بن کر رہ گئی ہیں۔ دین کی فطری سادگی کی جگہ تکلف اور تنعم نے لے لی ہے۔ مجاہدے پر سہل پسندی اور دنیا داری غالب آگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرتِ تعداد کے باوجود اقوامِ عالم کے معاملات میں ہم بے وزن ہوکر رہ گئے ہیں اور اغیار و کفار کے لیے تر نوالہ بن گئے ہیں۔

اللہ پاک نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ کے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکالنے کی ہمت اور جرأت ہمارے اندر پیدا فرمادے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ اندوزی کرنے والوں پر لعنت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جالب [یعنی غلّہ وغیرہ باہر سے لاکر بازار میں بیچنے والا تاجر] مرزوق ہے۔[یعنی اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا کفیل ہے] اور محتکر [یعنی مہنگائی کے لیے ذخیرہ اندوزی کرنے والا] ملعون ہے[یعنی اللہ کی طرف سے پھٹکارا ہوا اور اس کی رحمت و برکت سے محروم ہے]۔ [سنن ابن ماجہ و مسند دارمی]

اسلام سچائی اور خیر خواہی کا دین ہے اور اسی کی تعلیم وہ اپنے پیروکاروں کو دیتا ہے۔ یہ اقدار اور اوصاف انسان کے کردار کو بلند کرتے اور اسے مخلوق کی بھلائی پر ہر آن کمربستہ رکھتے ہیں اور وہ معاشرہ جس کے افراد ان اوصافِ حمیدہ سے متصف ہوں ایک جنت نظیر معاشرہ بن جاتا ہے جہاں امن و چین اور سکون سایہ فگن رہتا ہے۔

افرادِ معاشرہ کو ضروریات زندگی کی فراہمی کا ایک اہم ذریعہ تجارت ہے۔ ہر آدمی اپنی تمام ضروریات خود پوری نہیں کرسکتا بلکہ افراد معاشرہ اپنی پیدا کردہ اشیا کے باہمی تبادلے سے ہی اس پر قادر ہوتے ہیں۔ تبادلے کا یہ عمل اگر سچائی اور خیر خواہی کے جذبے پر مبنی ہو تو ہر فردِ معاشرہ کو اپنی ضرورت کا سامان آسانی کے ساتھ میسر آجاتا ہے۔ لیکن اگر اس عمل میں بددیانتی، دھوکہ اور خود غرضی کا عنصر شامل ہوجائے تو معاشرے کا نظام تلپٹ ہوجاتا ہے اور لوگوں کے درمیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلبِ منفعت کی دوڑ لگ جاتی ہے جس کا خمیازہ ہر شخص کو بھگتنا پڑتا ہے۔ بحیثیت مجموعی معاشرہ داخلی طور پر اضمحلال کا شکار ہو جاتا ہے۔ ظلم اور لوٹ کھسوٹ اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ ذخیرہ اندوزی اسی ظلم اور بددیانتی کی ایک قبیح شکل ہے۔ ذخیرہ اندوز اپنے منافع کو بڑھانے کے لیے اشیا کی مصنوعی قلت پیدا کر دیتے ہیں جس سے اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ حاجت مند انسان بالخصوص غریب اور کم آمدنی والے لوگ اشیائے ضرورت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل اسلام کی بنیادی تعلیمات اور اقدار یعنی سچائی اور خیر خواہی کے صریحاً منافی ہے اور اس سے اللہ کی مخلوق بلا جواز اذیت سے دوچار ہو جاتی ہے۔ ایسے سنگ دل افراد اسی کے مستحق ہیں کہ انہیں اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیا جائے اور ان کے اموال سے خیر و برکت کو اٹھا لیا جائے۔ نفع عاجلہ سے جن ذخیرہ اندوزوں کی دولت بڑھ جاتی ہے انھیں سمجھ لینا چاہیے کہ ان کا یہ سودا نفع کا نہیں بلکہ گھاٹے اور خسران کا سودا ہے اور دنیا اور آخرت میں تباہی کا باعث بننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ تاجروں کو صحیح نقطۂ نظر اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور انھیں اللہ کی مخلوق کو اذیت دینے کے وبال سے بچائے۔ آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غاصب کے لیے شدید وعید

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی دوسرے کی کچھ بھی زمین ناحق لے لی تو قیامت کے دن وہ اس زمین کی وجہ سے [اور اس کی سزا میں] زمین کے ساتوں طبق تک دھنسایا جائے گا۔ [صحیح بخاری]

۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا، جس نے کسی کی کوئی چیز چھین لی اور لوٹ لی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

[جامع ترمذی]

اللہ رب العزت ہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ تمام مخلوق اس کا کنبہ ہے۔ اس اعتبار سے تمام انسان باہم رشتۂ اخوت میں منسلک ہیں۔ ایمان اور کفر کی بنیاد پر انسانوں کے انجام کا فیصلہ آخرت کی عدالت میں ہوگا۔ اس دنیا میں تمام انسان اللہ کی مخلوق ہونے کے ناطے سے برابر ہیں اور یکساں حقوق کے مالک ہیں۔ سب کی جان و مال اور عزت و آبرو محترم و مکرم ہے۔ کسی کو کسی پر فوقیت اور بالادستی حاصل نہیں۔

اسلام دینِ رحمت اور پوری انسانیت کا دین ہے۔ نبی آخر الزماں نبی رحمت ﷺ ہیں۔ اس فیضانِ رحمت سے سب انسان یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔ یہی انسانی وحدت امنِ عالم کے قیام اور افراد کے سکون اور چین کی ضامن ہے۔ ایک غاصب دھاندلی اور دھوکے سے اپنے ہی بھائیوں کے مال پر دست اندازی کرتا ہے اور انہیں وسائلِ رزق سے محروم کر کے کرب و اضطراب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گرداب میں پھینک دیتا ہے۔ وہ انسانی معاشرے کے تصورِ اخوت و وحدت پر ضرب کاری لگاتا ہے اور اس کی بنیادوں کو منہدم کر کے لاقانونیت اور انارکی کو پروان چڑھانے کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ ایسا شخص اسی قابل ہے کہ اسے جسدِ انسانیت بالخصوص اُمتِ محمدیہ ﷺ سے کاٹ کر پھینک دیا جائے۔ وہ اخوت کی بنیاد پر ظہور میں آنے والے معاشرے میں رہنے والے افراد کی زندگیوں کو ظلم و طغیان سے اذیت اور عدم تحفظ کا جہنم بنا دیتا ہے۔ اس لیے وہ اسی لائق ہے کہ جہنم کا درجہ اسفل اس کی سکونت قرار پائے۔

افسوس! آج ہمیں اس کا قطعاً احساس نہیں۔ بڑے بڑے قبضہ گروپ وجود میں آ گئے ہیں جو محض زور اور طاقت کے بل بوتے پر لوٹ مار کرتے اور لوگوں کی املاک ناحق ہتھیا لیتے ہیں۔ سرکاری املاک پر ناجائز طور پر قبضہ جما لینا ایک وبائے عام کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جرم سے سب انسانوں کو محفوظ رکھے اور حرام کے بجائے رزقِ حلال کی راہ سے ہی ہماری ضروریات کی کفالت فرمائے۔ آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے لاگ محاسبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قبیلہ مخزوم کی ایک عورت نے جس کا نام فاطمہ تھا، چوری کی۔ اس کا جرم ثابت ہو گیا۔ لوگوں نے سوچا آپ ﷺ سے کون کہے گا کہ اس پر حد جاری نہ کی جائے۔ لوگوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ یہ بات کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔ جب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کی سفارش کی تو آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ''کہ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی طاقت ور جرم کرتا تو اس کو سزا نہیں دی جاتی تھی اور جب کوئی کمزور کرتا تو اس کو سزا دی جاتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس پر بھی حد جاری کرتا۔

اللہ پاک نے حضرت محمد ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور انھیں زندگی بسر کرنے کا ایک ضابطۂ رحمت عطا فرمایا جس پر کاربند ہو کر انسان دنیا و آخرت کی رحمتوں اور بھلائیوں سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس ضابطۂ رحمت یعنی دینِ حق کی تعلیمات کے مطابق صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی ایک جماعت تیار کی جو فکر و عمل کے اعتبار سے ایسی باکردار و بااخلاق تھی کہ جنھیں پہاڑی کا چراغ اور زمین کا نمک کہا جا سکتا ہے۔ بایں ہمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ ہر صحابی کی روزمرہ زندگی کے احوال و معاملات پر نگاہ رکھتے اور اگر کسی جگہ رضائے الٰہی کی راہ سے ادنیٰ سا انحراف بھی دیکھتے تو اس پر اظہار ناراضی فرماتے اور صحیح نقطۂ نظر کی طرف حکیمانہ طور پر انہیں متوجہ کرتے۔ کسی تغافل اور کوتاہی سے صرف نظر کر لینا آپ ﷺ کے منصب نبوت کے منافی تھا۔ اس بارے میں اپنے اور پرائے، چھوٹے اور بڑے کے درمیان کسی درجے کا فرق و امتیاز آپ کو گوارا نہ تھا۔ اس سلسلے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ جیسے اکابر صحابہ کو بھی استثنا حاصل نہ تھا۔ اس عمومی تربیت ہی کا نتیجہ تھا کہ مسلمان معاشرے کو قلتِ تعداد اور قلت وسائل کے باوجود ایک بے حد منظم اور مستحکم معاشرے کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔

انفرادی اخلاق و کردار کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی طور پر مملکت اسلامی کے قیام و استحکام کے حوالے سے آپ ﷺ بڑے حساس تھے اور حدود اللہ کی پاسداری اور نفاذ کے معاملے میں کسی رعایت کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے دین حق کی تعلیمات کے مطابق ایک ایسا نظمِ مملکت استوار فرمایا جس میں صحیح معنوں میں قانون کی حکمرانی [Rule of Law] قائم تھی۔ یہاں قانون کی نگاہ میں سب برابر تھے اور سب کے لیے قانون بھی ایک ہی تھا۔ اس دائرے میں ادنیٰ واعلیٰ کی تمیز بالکل نابود ہوگئی تھی۔ سفارش، رشوت، خوف اور لالچ سے معاملات و تنازعات پر اثر انداز ہونے کا تصور ہی باقی نہ رہا تھا۔

اس بارے میں متعدد ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حدود اللہ کے نفاذ کے سلسلے میں کسی عزیز سے عزیز صحابی کی سفارش کو بھی شرف قبولیت نہیں بخشا بلکہ الٹا غصے اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔ ایک بڑے قبیلے کی خاتون نے لڑائی جھگڑے میں ایک عورت کا دانت توڑ دیا۔ معاملہ نبی اکرم ﷺ تک پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قصاص میں اس عورت کا دانت توڑا جائے گا۔ اس قبیلے کے معززین نے بڑی منت سماجت کی اور اپنے وقار کے حوالے سے معافی تلافی کی درخواست کی لیکن آپ ﷺ نے قبول نہیں کی۔ انھوں نے آپ ﷺ کے ایک محبوب صحابی کو سفارشی بنا کر آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا لیکن آپ ﷺ نے ناراضی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار فرمایا اور اللہ کی حد قائم کرنے کے عزم کو دہرایا۔ یہ بات اس وقت ختم ہوئی جب مظلوم عورت کے لواحقین برضا و رغبت قصاص کے مطالبے سے از خود دست بردار ہوئے اور انھوں نے دیّت [یعنی خون بہا] قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کردی۔

زیر نظر حدیث رسول ﷺ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ نبی ﷺ پر اللہ کے عطا کردہ نورِ حکمت اور گذشتہ اقوام کے تاریخی واقعات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ عدل و انصاف سے معاشرے کو ثبات اور فروغ حاصل ہوتا ہے اور وہ انسانوں کے لیے امن وسکون کا گہوارہ بن جاتا ہے جبکہ ظلم اور بے جا طرف داری معاشرے کی جڑوں کو متزلزل کر دیتی ہے اور اسے فتنہ وفساد کی آگ میں پھینک کر افراد کے لیے جہنم زار بنا دیتی ہے۔

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمرانوں کے جھوٹ کو سچ کہنے اور ظلم میں ان کی مدد کرنے پر وعید

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نو آدمی بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: دیکھو میرے بعد ایسے امرا آئیں گے کہ جو ان کی جھوٹی باتوں کو سچ کہے گا اور ان کے ظلم کرنے میں مدد کرے گا، نہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق۔ قیامت کے روز وہ میرے حوض پر بھی نہیں آسکے گا۔ نیز جو ان کے جھوٹ کو سچ نہیں کہے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا وہ میرا ہے، اور میں اس کا ہوں، اور وہ میرے حوض پر بھی آئے گا۔ [نسائی۔ کتاب البیعت]

حکمران، خواہ وہ فرد واحد ہو جیسے بادشاہ یا آمر یا جمہوری نظامِ حکومت کے تحت کوئی جماعت، معاشرے میں طاقت کا منبع و مآخذ وہی ہوتا ہے۔ اس کا حکم یا پالیسی ہی نافذ العمل ہوتی ہے اور معاشرے کی پیش رفت کی سمت کا تعین کرتی ہے۔ حکمران اگر انصاف پسند ہوں گے تو معاشرے میں بھی انصاف کا دور دورہ ہوگا اور اس کے نتیجے میں ہر شعبۂ زندگی میں امن وسکون کی فضا قائم ہوگی۔ اس کے برعکس حکمران کی من مانی اور ظلم معاشرے میں فتنے وفساد کی آگ بھڑکا دے گا اور عوام پر عرصۂ حیات تنگ ہو جائے گا۔ لوگوں کی جان و مال اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت وآبرو عدم تحفظ کی نذر ہو جائے گی۔

معاشرے کو امن وسکون اور ترقی وخوشحالی کی جانب گامزن رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ حکمرانوں کی سوچ اور عمل کا رخ درست رہے۔ وہ انصاف کی حکمرانی کے قیام کے لیے اپنے وسائل اور اختیارات کو بروئے کار لائیں، بدی کو مٹائیں اور بھلائیوں کو فروغ دیں اور اپنی ذاتی پسند اور ناپسند کے خول سے نکل کر فلاحِ عامہ کے لیے اپنی توانائیاں وقف کر دیں۔ یہ کام تنہا کسی فرد کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اس کے لیے مشاورت کا ایک نظام ناگزیر ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ مشاورت مصنوعی اور نمایشی نہ ہو بلکہ حقیقی اور مخلصانہ ہو اور صحیح معنوں میں اہل اور دیانت دار اصحاب رائے پر مشتمل ہو۔ اگر اس کے برعکس اس مشاورت میں حکمرانوں کی خوش آمد کرنے والے کاسہ لیسوں کو جمع کر لیا جائے جو ہر بات میں ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے، ان کے جھوٹ کو سچ، بدی کو نیکی اور خیانت کو امانت قرار دینے کو ہی اپنے فن کا کمال سمجھنے والے ہوں تو حکمران صحیح مشورے کی رحمت سے محروم رہے گی۔ اس خوش آمد سے اس کا نفس پھول جائے گا اور اس میں صحیح قوتِ فیصلہ کی صلاحیت ختم ہو جائے گا۔ پھر اس کے فیصلے حق اور انصاف کا بول بالا کرنے والے نہیں بلکہ محض اس کی ذاتی انانیت کو تسکین دینے والے بن کر رہ جائیں گے۔ اس سے معاشرے میں فتنہ وفساد کے دروازے کھل جائیں گے اور انفرادی واجتماعی زندگی جہنم زار بن جائے گی۔ اس سے بھی بڑھ کر شر کی بات یہ ہے کہ محض اپنے ذاتی مفاد کے لیے حکمران کے ظلم اور استبدادی اقدامات میں اس کی مدد اور معاونت کی جائے اور حق کا بول بالا کرنے کے بجائے محض اس کی خوشنودی کے لیے جان و مال اور فکر وعمل کی خداداد صلاحیتوں کو کھپایا جائے۔

اس فتنے کے سدِ باب اور اپنی اُمت کو بدامنی اور ظالم حکمرانوں سے بچانے کے لیے نبی رحمت ﷺ نے حکمرانوں کی خوش آمد، چاپلوسی اور ظلم میں ان کی معاونت کرنے والوں سے اعلان برأت فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اس شر سے محفوظ رکھے اور نبی مکرم ﷺ کی ہدایات کے مطابق احقاقِ حق اور ابطال باطل کی ہمت و جرأت عطا فرمائے [آمین]۔ اور حکمرانوں کے ظلم و استبداد پر تحسین و تکریم کے ڈونگرے برسانے کے بجائے ان کے اعمالِ بد پر گرفت کرنے اور انھیں راہِ راست پر لانے کی توفیق سے نوازے۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق بیان کرنا ہے۔ اے کاش! ہماری زندگیوں کا معمول آپ ﷺ کا یہی ارشاد مبارک بن جائے۔
آمین، ثم آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوری کا وبال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر، چراتا ہے انڈے کو، پھر کاٹا جاتا ہے اس کا ہاتھ، اور چراتا ہے رسی کو، پھر کاٹا جاتا ہے اس کا ہاتھ۔ [مسلم۔ کتاب الحدود]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ وہاں ہمیں صرف مال اور کپڑے ہی مال غنیمت کے طور پر ملے۔ چنانچہ رفاعہ بن زید نامی ایک شخص نے [جو بنو ضبیب سے تعلق رکھتا تھا] رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سیاہ فام غلام بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس کا نام مدعم تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ وادی القریٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ابھی مدعم رسول اللہ ﷺ کا سامان اتار ہی رہا تھا کہ اچانک ایک تیر آیا اور اسے لگا جس سے وہ مر گیا۔ اس پر لوگ کہنے لگے "تمھیں جنت مبارک ہو"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ چادر جو اس نے غزوہ خیبر میں غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے چوری کر لی تھی اس کی وجہ سے اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[آگ کے] شعلے برسیں گے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص جوتے کا ایک یا دو تسمے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تسمہ یا دو تسمہ جہنم کی آگ کا سبب ہیں۔

[نسائی۔ کتاب الایمان والنذور]

حرمتِ جان جس میں عزت و آبرو بھی شامل ہے، کے حق کے بعد اسلامی ضابطۂ حیات میں جس بات کو سب سے زیادہ تقدس حاصل ہے وہ حرمتِ مال ہے۔ اسلام جس پُرسکون اور صالح معاشرے کو وجود میں لانا چاہتا ہے' اس میں اس بات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ افراد معاشرہ اپنی جان اور مال کو بے جا دست درازیوں سے محفوظ و مامون سمجھیں اور اس پہلو سے بے فکر اور بے خوف ہو کر اپنی خداداد صلاحیتوں کو رزق حلال کی تلاش اور دیگر تعمیری اور پیداواری سرگرمیوں میں لگائیں۔ معاشرے کا استحکام اور ترقی و فروغ اس احساسِ تحفظ کے بغیر ممکن نہیں۔ خلافت ارضی کی کٹھن ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کا فریضہ بھی اسی صورت میں انجام دیا جاسکتا ہے جب انسان کو ان دو بنیادی امور کے بارے میں مکمل تحفظ کا یقین ہو۔ جان و مال کے عدم تحفظ کے ماحول میں بے یقینی اور بے اعتمادی افرادِ معاشرہ کے فکر و عمل پر چھا جاتی ہے اور وہ تعمیری اور تخلیقی جذبوں کو پروان چڑھانے کے بارے میں بے رغبتی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ قوم کے اضمحلال اور زوال کا نقطۂ آغاز ہوتا ہے۔ اس ماحول میں تہذیب و شرافت کی اعلیٰ قدریں دب جاتی ہیں اور معاشرے پر غنڈوں اور بدمعاشوں کی حکمرانی قائم ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کا سدباب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا آہنی ہاتھوں کے ساتھ قلع قمع کیا جائے۔ قرآن پاک میں چوری کے جرم پر ہاتھ کاٹ دینے کی سزا تجویز کی گئی ہے تاکہ یہ دوسرے افرادِ معاشرہ کے لیے عبرت کا نمونہ ثابت ہو۔

دوسری حدیث میں اجتماعی اموال میں خورد برد اور خیانت کا ارتکاب کرنے پر شہادت جیسی عظیم نیکی کے ضائع ہو جانے اور مجرم کے جہنم کا ایندھن بننے کی وعید سنائی گئی ہے [الامان و الحفیظ]۔

17163

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس! آج غیر مسلم ممالک میں ہی نہیں بلکہ مسلمان ملکوں کی جیلیں قاتلوں، ڈاکوؤں اور چوروں سے جن میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں' بھری پڑی ہیں۔ قومی املاک کے امین بدترین قسم کی خیانتِ مجرمانہ میں ملوث ہیں اور اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں۔ یہ لوگ چوری اور خیانت کی سنگینی سے آگاہ نہیں، یا حرص و ہوس سے مغلوب ہو کر ان گھناونے افعال کا ارتکاب کرنے پر جری ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے اور ان گناہوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کی مذمت

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
''جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے [مسلمانوں میں سے] نہیں ہے''۔ [بخاری۔ کتاب الفتن]

اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے۔ خیر خواہی اور بھائی چارے کا دین ہے۔ یہ اللہ پاک کی طرف سے عطا کردہ وہ ضابطۂ حیات ہے جو انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر دائرے اور ہر معاملے میں اس کی رہنمائی کرتا ہے تا کہ امن و سکون کی راحتوں سے معمور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آجائے جس میں انسان اپنی خداداد صلاحیتوں کو اللہ کی رضا کے مطابق پروان چڑھا سکے۔

اس صالح معاشرے کے قیام و استحکام کے لیے ایک طرف عقائد و عبادات کا ایک آسان نقشۂ کار دیا گیا ہے تو دوسری طرف اعلیٰ اخلاقی اقدار پر استوار اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے تا کہ افراد معاشرہ ان کی روشنی میں اپنے معاشرتی فرائض انجام دے سکیں اور اپنے حقوق حاصل کر سکیں۔ ان حقوق و فرائض کا تعین اللہ رب العزت کی طرف سے کیا گیا ہے لہٰذا ان کی تعمیل ہر انسان کے لیے لازم قرار پاتی ہے۔ زیر نظر حدیث کا تعلق ایک بنیادی انسانی حق یعنی حرمت جان کے حق کے ساتھ ہے جس کے تقدس اور تکریم و احترام کو یہ مقام دیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حق کا پاس نہ کرنے والے فرد کو جسد اُمت سے ہی کاٹ دیا ہے۔ اس نامراد کی بدنصیبی پر کتنا رویا جائے جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی خیر و برکت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم ہو جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے بغیر کسی موقع ومحل کے تلوار چلانا شروع کر دی، وہ اگر کسی کے ہاتھوں قتل ہوگیا تو قاتل پر کوئی قصاص اور دیّت لازم نہیں [نسائی۔ کتاب المحاربہ]۔ ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ کا یہ ارشاد نقل ہوا ہے۔ ''مسلمان کو گالی دینا فسق [گناہ] اور اسے قتل کر دینا کفر ہے''۔

قرآن پاک میں اس فعل کی شناعت کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

''جس نے ایک انسان کو قتل کر دیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ [المائدہ ۵:۳۲]

مسلمانوں کو خیر اُمت بنایا گیا ہے۔ اس کے ہر فرد کے وجود اور اعمال وافعال سے خیر کا ظہور ہونا چاہیے۔ اسی صورت میں اللہ کا کلمہ بلند ہو سکتا ہے۔ اور دین حق کا قیام ونفاذ عمل میں آ سکتا ہے اور دنیا سے ادیان باطلہ کے پھیلائے ہوئے فتنے وفساد کی آگ فرو ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر مسلمان ہی ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھا کر فتنہ وفساد کی آگ کو بھڑکانے والے بن جائیں تو نہ صرف اُمت کا شیرازہ درہم برہم ہو جائے گا بلکہ غلبۂ دین کا خواب بھی شرمندۂ تعبیر ہونے سے رہ جائے گا اور روئے زمین پر مسلمانوں کا وجود ایک ناکام اُمت کے طور پر نمونۂ عبرت بن جائے گا۔ اس انجام بد سے اُمت مسلمہ کو بچانے کے لیے ہی اللہ کے رسول ﷺ نے اہل ایمان کو ایک دوسرے کی گردنیں مارنے سے روکا ہے اور اس کے وبال کو ایسے افراد سے اپنی براءتِ کاملہ کے شدید الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر صاحب ایمان کو اطاعت رسول ﷺ کی توفیق دے اور آپ کی بے تعلقی کی وعید سے محفوظ رکھے۔ آمین

❖❖❖

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشوت لینے اور رشوت دینے والے پر لعنت

حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی رشوت لینے اور رشوت دینے والے پر۔ [سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ]

ریاست وہ واحد معاشرتی ادارہ ہے جس کے پاس اپنے احکامات اور قوانین کو نافذ کرنے کی قوت اور طاقت موجود ہوتی ہے۔ یہ اس مقصد کے لیے ظہور میں آئی ہے کہ جرائم پیشہ لوگوں کے ظلم و استبداد سے شہریوں کی جان و مال و عزت کو محفوظ رکھے تاکہ وہ اپنی کل صلاحیتیں بروے کار لا کر خلافتِ ارضی کی ذمہ داریوں کو بطریقِ احسن پورا کر سکیں۔ ریاست اپنے اعلیٰ وارفع مقصد کو اسی صورت میں حاصل کر سکتی ہے جب اس کے اہل کار دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے والے اور ریاست کے قوانین کو بلا کسی رو رعایت کے نافذ کرنے والے ہوں۔ رشوت لینے اور رشوت دینے والے اس پورے نظام کو تلپٹ کر دیتے ہیں اور ریاست کی قوت نافذہ کو بے اثر کر دیتے ہیں۔ اس سے ریاست کا مقصد وجود ہی ختم ہو جاتا ہے اور مجرموں، دھوکے بازوں اور لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کی حکمرانی قائم ہو جاتی ہے۔ یہ عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کو کھلونا بنا لیتے ہیں۔

اسلام عوام کی بھلائی اور خیر خواہی کا دین ہے۔ اس نے جو ضابطۂ حیات وضع کیا ہے اس میں ریاست کے ادارے کو بڑا مؤثر کردار تفویض کیا ہے۔ ریاست کے تعاون اور سرپرستی میں ہی انسان نیابتِ الٰہی کی ذمہ داریوں سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ رشوت خور اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملِ بد میں اس کے معاون لوگ ریاست کے وجود کو ہی کرمِ خوردہ کر دیتے ہیں۔ وہ چور دروازے سے اس کی قوتِ نافذہ کو روبہ عمل آنے سے روک دیتے اور مجرموں کو کھل کھیلنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ یہ اپنی من مانیوں سے مخلوق خدا کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیتے ہیں اور اسے امن وسکون کی نعمت سے محروم کر دیتے ہیں۔ ایسے بدکردار اور انسان دشمن لوگ رحمت عالم ﷺ کی بددعا اور اللہ کے عذاب اور اس کی رحمت سے دوری کے ہی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مخلوقِ خدا کی خدمت اور رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے اور مردم آزاری اور حرام سے محفوظ رکھے۔ آمین

❖ ❖ ❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی قسم کا وبال

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو کوئی کسی ایسی چیز پر دعوی کرے جو فی الحقیقت اس کی نہیں، تو وہ ہم میں سے نہیں، یعنی ہمارا ساتھی نہیں۔ اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ [مسلم]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے بھی جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا کوئی حق مارا اور عدالتی فیصلے سے اس کی کوئی چیز حاصل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت حرام۔ [مسلم]

اسلام سچائی اور بھلائی کا دین ہے۔ وہ اپنی تعلیمات کے ذریعے ایسا معاشرہ وجود میں لانا چاہتا ہے جہاں راستی و ایمانداری کا دور دورہ ہو، افرادِ معاشرہ کی جان و مال اور عزت و آبرو ہر لحاظ سے محفوظ و مامون ہو اور وہ بے خوف و خطر امن و سکون کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ لوگوں کے مال کو غصب کرنے والے بد طینت انسان اس جنت نظیر معاشرے کے استحکام کو متزلزل کر دیتے اور افرادِ معاشرہ کو ذہنی کرب و اذیت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اسلام دینِ رحمت ہے۔ اس کے دامن میں ہر انسان کے لیے، خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، رحمت ہی رحمت اور خیر ہی خیر ہے۔ اسی خیر کا وہ علمبردار ہے۔ اس لیے وہ کسی انسان کی ایسی حرکت کو برداشت نہیں کر سکتا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کے لیے وجہ اذیت بنے اور انھیں مہذب زندگی کی راحتوں سے محروم کردے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے غاصبوں کے لیے بڑی ہی عبرت ناک سزا تجویز کی ہے اور انھیں جہنم کے سخت ترین عذاب کی وعید سنائی ہے۔ اور نبی رحمت ﷺ کی اُمت سے اس کے رشتے کو کاٹ کر اسے اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیا ہے۔ کسی شہری کی املاک پر ناجائز قبضہ کرلینا ہی کچھ کم جرم نہیں، چہ جائیکہ اس پر جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا حق جتانا اور دجل وفریب سے حکومت یا عدالت کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اسے اپنی ملک میں لینا۔ یہ قبیح حرکت اس کی سنگینی میں مزید اضافہ کردیتی ہے۔ اس دھوکہ دہی سے یہ مالِ ناحق مجرم کے لیے حلال نہیں بن جاتا۔ بلکہ بدستور حرام ہی رہتا ہے۔ افسوس کہ اس کا احساس اور پاس کم ہوگیا ہے اور بڑی بڑی عدالتوں اور پنچایتوں میں اللہ کے نام کی جھوٹی قسم کھا کر اور جعلی دستاویزات پیش کرکے دوسروں کے مال پر ناحق قبضہ جمالیا جاتا ہے اور اس بارے میں فرمان نبوی ﷺ کی صریحاً نافرمانی کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس روش سے بچائے اور مال حلال پر قناعت کرنے کو ہی ہمارا شعار بنائے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیوانات پر ظلم کرنے والے پر لعنت

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریش کے چند نوجوانوں کے قریب سے پر گزرے۔ انہوں نے ایک پرندے پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اسے ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اس تیر کو وہ لے لے۔ جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔ [صحیح مسلم]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔ [مسند احمد]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے کسی جاندار کا مثلہ کیا اور بغیر توبہ کیے مر گیا تو قیامت کے دن اللہ اس کا مُثلہ کرے گا۔ [صحیح مسلم]

خدائے رحمان و رحیم نے اپنی تمام مخلوقات --- چرند، پرند، حیوانات اور انسان --- کے دل میں رحم کا جذبہ ودیعت کیا ہے۔ اس عطائے خداوندی میں انسان کا حصہ دوسروں سے وافر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس باب میں انبیا اور صلحا اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں لیکن ہمارے حضرت محمد ﷺ اس ریاض ہستی کے گل سرسبد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔ اس اعتبار سے آپ صرف روے زمین کے انسانوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ کائنات کے ہر عالم کی ہر مخلوق کے لیے رحمت ہیں۔

آپ ﷺ کو اللہ ربّ العزت نے جو مشن دے کر دنیا میں مبعوث فرمایا ہے وہ روے زمین پر اللہ کی حاکمیت قائم کرنا اور اسلامی ضابطۂ حیات کے مطابق انسانوں کا ایک صالح معاشرہ وجود میں لانا ہے۔ آپ ﷺ پر نورِ نبوت کی روشنی سے یہ بات عیاں ہو چکی تھی کہ یہ کارِ عظیم وہی افراد انجام دے سکتے ہیں جن کے سینے ایک دوسرے کی محبت، رحم، ہمدردی اور ایثار وقربانی کے جذبات سے معمور ہوں۔ اس لیے آپ ﷺ اپنی تعلیم اور اپنے عملی اسوۂ حسنہ سے اہل ایمان کے دلوں میں ان اوصاف کی آبیاری کرنے اور انھیں پروان چڑھانے کے لیے سعی فرماتے۔ یتیموں کے سروں پر ہاتھ پھیرنا، محتاجوں، مظلوموں، معذوروں کی امداد و اعانت اور دل جوئی کرنے پر انہیں ابھارنا آپ کا معمول تھا اور جہاں کوئی بات اس کے برعکس نظر آتی تو فوراً اس کا نوٹس لیتے اور متعلقہ فرد کو سرزنش کرتے۔

نبی ﷺ کی اس رحمت کا دائرہ صرف انسانوں یا اہل ایمان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس سے حیوانات سمیت ہر ذی روح مخلوق فیض یاب ہو رہی تھی اور سب کے متعلق آپ کا ایک ہی فرمان تھا کہ اس کے ساتھ مہر و محبت اور رحم کا معاملہ کیا جائے۔ بالخصوص وہ حیوانات جو کسی مالک کے قبضے و تصرف میں ہوتے، ان کے حقوق یعنی کھانے، پینے، رہنے سہنے اور علاج وغیرہ کے لیے آپ ﷺ بڑی تاکید فرماتے اور انہیں بلاوجہ زدوکوب کرنے، بھوکا پیاسا رکھنے اور ان کے بارے میں عدم توجہ برتنے پر سخت پرسش کرتے اور اس ظلم کا ارتکاب کرنے والوں کو اللہ کی پکڑ کا خوف دلاتے۔ متذکرہ بالا احادیث میں اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے اور حیوانات پر محض تفریحِ طبع اور تکمیلِ شوق کے لیے ظلم کرنے والوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہے اور انھیں اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت سے محرومی کی وعید سنائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اتباع رسول کی توفیق عطا فرمائے اور دلوں کو جذبۂ رحم سے معمور کر دے۔ یہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی راہ ہے۔ اللہ پاک اسے ہمارا مقدر بنا دے اور اس پر چلنا ہمارے لیے آسان فرما دے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت مندی پر اِترانے والوں سے اظہار برأت

حدیث نمبر 1۔ حضور سرور کائنات ﷺ اُم السائب یا اُم المسیب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ [شدید بخار میں مبتلا پا کر] آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمھیں کیا ہوا؟ تمھاری سانس پھولی ہوئی ہے۔ کپکپی تم پر طاری ہے۔ بولیں: حضور ﷺ بخار کی لپیٹ میں ہوں جس میں کوئی بھلائی اور برکت نہیں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو۔ یہ تو اولادِ آدم کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ صاف کر دیتی ہے"۔ [مسلم۔ کتاب البر والصلہ]

خضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گاؤں میں تھا کہ ہمیں کچھ جھنڈے اور علم بلند ہوتے ہوئے دکھائی دیے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے لیے چادر بچھائی گئی تھی۔ اس پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حضور ﷺ نے امراض کا ذکر فرمایا کہ "ایک مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صحت وتندرستی عطا فرما دیتا ہے۔ یہ بیماری اس مومن کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ اور مستقبل کے لیے نصیحت و موعظت بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے لیکن منافق جب بیمار پڑ جاتا ہے پھر اسے صحت ہو جاتی ہے تو یہ منافق اس اونٹ کی مانند ہوتا ہے جسے اس کے مالک نے باندھ رکھا ہو، اور اسے آزاد چھوڑ دے۔ اسے نہ یہ معلوم ہو کہ اسے کیوں باندھا گیا تھا اور نہ یہ معلوم ہو کہ اسے آزاد کیوں کیا گیا"۔ حاضرینِ مجلس میں سے ایک شخص بولا "یارسول اللہ ﷺ یہ امراض کیا ہیں؟ میں تو زندگی میں کبھی بیمار نہیں ہوا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اٹھو ہمارے ہاں سے، تمہارا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔ [ابو داؤد، کتاب الجنائز]

اللہ رب العزت نے اس کائنات کے ان گنت جہانوں کی ان گنت مخلوق کو پیدا فرمایا ہے اور وہ اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق ہر نوع کی ہر سطح کی ضروریات پوری کرنے کا اہتمام فرماتا ہے۔ وہ اس کارگاہِ ہستی کا اپنی حکمتِ بالغہ کے ساتھ بطریق احسن انتظام اور انصرام کر رہا ہے اور اس کام میں نہ اس کا کوئی ساجھی ہے اور نہ معاون و مددگار، نہ ہی وہ اپنی صفات یگانہ کی بنا پر اس کام میں کسی کا محتاج ہے۔ یہ پورا کارخانۂ ہست و بود ایک مرتب و مربوط وحدت کے طور پر روبہ عمل ہے۔ یہاں کا ہر عمل اور ردِّ عمل اس کے علم اور اذن سے ظہور میں آرہا ہے۔ ہر چیز بامقصد ہے۔ کوئی شے عبث نہیں ہے۔ مگر انسان اپنی کوتاہ نظری اور سطح بینی کی بنا پر اپنے سامنے کے حالات وواقعات کو دیکھ کر ہی نتائج اخذ کرتا اور کر سکتا ہے اور اس معاملے میں بھی اس کی رائے اور فیصلے اکثر ناقص ہوتے ہیں کیونکہ اس کا علم اور مشاہدہ محدود ہوتا ہے اور واقعات کے سارے ظاہری و باطنی پہلوؤں پر محیط نہیں ہوتا۔ وہ باغبان کی پتوں اور ٹہنیوں کی قطع و برید پر دل آزردہ تو ہوتا ہے لیکن اس کتر بیونت کے نیچے سے گلستان کی زیبائش و آرائش کا جو فرش منظر عام پر آجاتا ہے، اوّلین نظر میں وہ اس کی قدر و قیمت سے ناآشنا ہی ہوتا ہے۔

یہی حال دنیا میں انسان کے رنج والم، فرحت وراحت اور صحت و عافیت کا ہے۔ وہ رنج والم کو عذاب و سزا اور راحت کو انعام و اکرام سمجھتا ہے۔ یہ سوچ انسان کی کم علمی اور کوتاہ نظری کا مظہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ انبیا علیہم السلام کے خاتم حضرت محمد ﷺ نے اس سوچ کی اصلاح فرمائی ہے اور انسان کو اس حقیقت کبریٰ کی خبر دی ہے کہ اللہ پاک کا ہر فیصلہ انسان کے لیے راحت و رحمت کا ہی باعث ہوتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی سوچ کا رخ درست رکھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے"۔ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق کسی صاحب ایمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لیے رحمت خداوندی کا ذریعہ بن جاتی ہے اگر وہ اس پر صبر کرے اور راضی بہ قضا رہے۔ اگر وہ کوئی خوشی کی بات پاتا ہے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے رحمت کا ایک لازوال خزانہ بن جاتا ہے۔ دوسری حدیث میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ اپنے اصحاب کو یہی تعلیم دے رہے تھے تاکہ ان کی تربیت کا پودا صحیح خطوط پر نشوونما پائے مگر وہ ناتراشیدہ سادہ لوح نوجوان اس کی حکمت کو نہ پا سکا اور اپنی خداداد صحت پر اِترانے لگا۔ جس پر وہ اللہ کے نبی ﷺ کی سرزنش کا مستوجب ٹھیرا۔

اللہ پاک رنج و راحت اور صحت و بیماری کے بارے میں صحیح فہم سے نوازے اور اپنا پسندیدہ رویہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایعنی سوالات پر اظہارِ برہمی

۱۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو ناگوار محسوس ہوئیں۔ جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ ﷺ غصے ہوئے، پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو، ایک شخص بولا: میرے باپ کا نام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا: میرا باپ کون ہے، یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ سالم ہے، شیبہ کا مولا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر غصہ دیکھا تو کہا رسول اللہ ﷺ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کی طرف۔ [مسلم]

۲۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول ﷺ سے پوچھا لقطے کا کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلا پھر اس کے ڈھکنے اور تھیلی کی پہچان کر کے رکھ۔ اس کو پھر خرچ کر ڈال۔ اب اگر مالک آئے تو اس کو ادا کر دے۔ ایک شخص بولا: یا رسول ﷺ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو پکڑ لے۔ وہ تیرے لیے ہے، یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ ایک شخص بولا یا رسول ﷺ اللہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپ کے رخسار سرخ ہو گئے۔ یا چہرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

> سرخ ہوگیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ سے تجھے کیا کام۔اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے،مشک ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ملے۔[مسلم]

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو با مقصد بنایا ہے۔انسان کی تخلیق کا مقصد وسائلِ کائنات کو اللہ کی رضا کے مطابق استعمال کرنا،معبودانِ باطلہ کی آقائی کو ختم کرکے زمین پر رب ذوالجلال کی حکمرانی کو قائم کرنا ہے۔اس کارِ عظیم کی تکمیل کے لیے اللہ رب العزت نے انسان کو اپنی رضا کے کاموں سے آشنا کرنے اور اپنے اقتدارِ اعلیٰ یعنی حاکمیت خداوندی کے قیام ونفاذ کو عملی جامہ پہنانے کے طریقوں سے آگاہ کرنے کے لیے انبیا علیہم السلام کو معلم بنا کر مبعوث فرمایا۔انبیا علیہم السلام نے سخت مشکلات اور مصائب جھیل کر اس کارگراں کو انجام دیا۔اس سے سعید روحوں کو خیر انجامی حاصل ہوئی اور شقی القلب محروم رہے۔وہ انبیا علیہم السلام کی دعوت وتعلیم کو ایک مذاق اور دل لگی کا کھیل سمجھتے رہے اور غیر سنجیدہ انداز میں ہی ان کی باتوں کو سنتے رہے۔

ان کے طرزِ عمل میں طلب ہدایت کی نیت اور کیفیت موجود نہ تھی اس لیے وہ دنیا وآخرت میں ناکامی اور بدبختی سے دوچار ہوگئے۔

انبیا علیہم السلام کے اس سلسلے کی آخری کڑی ہمارے حضور حضرت محمد ﷺ ہیں جنھوں نے بڑی تکلیفیں برداشت کرکے اس کارِ معلمی کو خدا کی رضا کے مطابق انجام دیا اور لوگوں کو نیک وبد اور خوب وناخوب سے آگاہ کیا۔اس فریضے کی انجام دہی میں انھیں بھی غیر سنجیدہ لوگوں کی طرف سے اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا جن میں ایک اذیت یہ تھی جس کا ذکر مذکورہ بالا احادیث میں کیا گیا ہے۔یعنی آپ ﷺ سے لایعنی سوالات کرکے آپ ﷺ کو پریشان اور زچ کیا جاتا۔اس کا صدور اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے افراد سے بھی ہوجاتا لیکن بالعموم اشرار کفار اور منافقین تحریکِ اسلامی کو ناکام بنانے کے لیے ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرتے۔آپ ﷺ ان سازشوں کو برداشت کرتے لیکن بعض اوقات جب بات حد سے بڑھ جاتی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کو ناگوار گزرتی اور آپ ﷺ اس پر اظہارِ ناراضی فرماتے تاکہ لوگ ایسے غیر سنجیدہ طرزِ عمل سے باز آ جائیں۔

ہمارے حضور ﷺ نبی آخر الزمان ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ علمائے اُمت آپ کی تعلیمات کے وارث ہیں۔ اس لیے لازم ہے کہ ان کی باتوں کو ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے سنا اور سمجھا جائے اور انہیں لایعنی سوالات میں الجھا کر رشد وہدایت کے دروازوں کو بند نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف شدہ کتابوں کے مطالعے پر برہمی

حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گزر ایک قریظی بھائی کے پاس سے ہوا۔ انھوں نے مجھے تورات میں سے چند اصول تحریر کردیے ہیں۔ اجازت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کروں؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مبارک سرخ ہوگیا۔ عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھتے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ انور کا رنگ متغیر ہوگیا ہے۔ یہ دیکھتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی سے رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ انور سے غصے کے آثار دور ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر آج تم میں موسیٰ علیہ السلام آجائیں اور تم ان کی پیروی کرنے لگو اور میری اتباع چھوڑ دو تو یقیناً تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ بے شک تم اُمتوں میں سے میرا حصہ ہو اور میں نبیوں میں سے تمھارا حصہ ہوں۔ [مسند احمد]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول قرآن کے وقت تورات اور انجیل کی شکل میں جو آسمانی کتابیں موجود تھیں وہ یہود ونصارا کے علما کی تحریف کا شکار ہو چکی تھیں۔ یہ تحریف صرف ان کتب کے الفاظ اور معانی تک ہی محدود نہ تھی بلکہ اس پر علما نے تشریحات اور فقہی موشگافیوں کے ایسے ردّے چڑھا رکھے تھے جن سے حق اور باطل باہم گڈمڈ ہو گئے تھے اور ہدایت کے نور یزدانی کی پہچان ناممکن ہو گئی تھی۔

حضور ﷺ کی بعثت کے ذریعے قرآن کی شکل میں ہدایت حقیقی سے انسان کو پھر سے نوازا گیا۔ قرآن پاک میں انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر پہلو کے لیے مکمل اور جامع ہدایات دی گئی ہیں جن کی موجودگی میں کسی دوسری طرف دیکھنے کی قطعاً کوئی حاجت نہیں رہتی۔ علمائے دین اور محققین کی بات اور ہے۔ انہیں تقابلی مطالعے کے لیے تورات اور انجیل وغیرہ کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ ان کتابوں کی کجی اور قرآن پاک کے بینات کی وضاحت کر سکیں۔ لیکن عامة الناس کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ دین وایمان کے لیے خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ دوران مطالعہ کوئی بات لاشعوری طور پر دل ودماغ کے کسی گوشے میں جم جائے اور کسی نازک وقت میں عقیدے وعمل کی ضلالت کا فتنہ بن جائے۔ اس لیے ان کے لیے ان کتابوں کے مطالعے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

افسوس کہ نبی ﷺ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جید صاحب علم کے ہاتھ میں تورات کا نسخہ دیکھ کر برہم ہو گئے تھے اور ہم اپنے نوخیز اور معصوم اثر پذیر بچوں کو تعلیم کے نام پر عیسائی مشنری اداروں کی گود میں دے آتے ہیں اور اس پر بڑے فخر کا اظہار کرتے ہیں۔ مغربی تہذیب جس کا تانا بانا ان ہی کتب کی تعلیم کے خمیر سے تیار ہوا ہے' اس کی نقالی اور پیروی ہمارے لیے وجہ افتخار بن گئی ہے اور دین و ایمان کو خطرے میں ڈال کر بھی ہم اس کی اتباع کو اپنا معمول بنائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے فرامین کو حرز جان بنانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم آپ ﷺ کی اتباع و اطاعت میں ہی زندگی کے روز وشب بسر کر سکیں۔ آمین

❖❖❖

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کو انبیاء علیہم السلام پر ایسی فضیلت دینے کی ممانعت جس سے ان کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا۔ اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا "قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے" یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا "تو کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں موجود ہیں"۔ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابو القاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں۔ مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو طمانچہ کیوں مارا؟ وہ بولا "یا رسول اللہ ﷺ یہ کہنے لگا کہ قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں میں سے اور آپ ﷺ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں"۔ یہ سن کر آپ ﷺ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا۔ پھر فرمایا "مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر اللہ جن کو چاہے گا وہ ہوش میں ہوں گے، پھر دوسری بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جوان کو بے ہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے [اور اس بار وہ بے ہوش نہ ہوں گے] یا مجھ سے پہلے ہوشیار جائیں گے۔ میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس متّی سے افضل ہے''۔[مسلم]

تمام انبیا علیہم السلام بنی نوانسان کی ہدایت کے لیے اللہ کے مستند سفیر تھے۔ مختلف اقوام اور علاقوں کی طرف بعثت کے باوجود ان کا پیغام اور دعوت ایک ہی تھی۔ وہ سب ایک ہی خاندان نبوت کے چشم و چراغ اور باہم درگررشتۂ اخوت میں منسلک تھے۔ سب نے اللہ پاک کے فرامین اور رشد و ہدایت سے انسانوں کو آگاہ کیا۔ اس دعوت کے کام میں انھیں ان گنت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن انھوں نے مرضی رب کے مطابق اپنے مشن کی تکمیل کی۔ اس اعتبار سے وہ سب اپنے اپنے امتحان میں کامیاب رہے۔ ناکام وہ افراد اور اقوام ہوئیں جنھوں نے ان کی تکذیب کی اور انجام کار کے طور پر عذاب الٰہی کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہوئیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے نمونہ عبرت بن گئیں۔

تمام انبیا کرام علیہم السلام سلطنت کائنات کے فرمانروا رب ذوالجلال کے نمایندے تھے اور انھوں نے اللہ کی تفویض کردہ مہم اپنی بھرپور استطاعت کے مطابق سر کرنے کی سعی کی اور بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے ان انبیا علیہم السلام و رسل کی ایک دوسرے پر فضیلت کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس کی تفصیل کو پردہ اخفا میں ہی رکھا ہے۔ بعض انبیا علیہم السلام کے مخصوص فضائل کا ذکر کیا ہے ان کے درمیان تقابل اور تفاضل کی کوئی بات نہیں کی۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا جیسے محیّر العقول معجزات دیے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اپنے کلمہ کن سے پیدا کیا۔ انھیں تو نبوت کی روشن نشانیاں دی گئیں اور روح القدس سے اللہ نے ان کی تائید کی۔ ہمارے حضور ﷺ حبیب خدا ہیں، امام الانبیا علیہم السلام ہیں۔ انبیا علیہم السلام نے آپ کی اقتدا میں بیت المقدس میں نماز ادا کی۔ آپ خاتم الانبیا علیہم السلام و رسل ہیں۔ اللہ نے مقام محمود اور وسیلہ آپ کے لیے مخصوص فرمائے ہیں۔ روز محشر شفاعت کبریٰ کی سند پر آپ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف فرما ہوں گے۔ آپ حامل قرآن ہیں جو تحریف اور انسانی دراندازیوں سے پاک تمام سابقہ کتب آسمانی کا مصدِق اور مھیمن ہے۔ ان تمام اوصاف حمیدہ کے باوجود حضور ﷺ نے کبھی انبیا علیہم السلام کے مقابلے میں اپنے آپ کو افضل اور اشرف ہونے کی حیثیت سے پیش نہیں کیا۔ آپ تمام انبیا کا ذکر بڑی تعظیم اور تکریم کے ساتھ فرماتے۔ افرادِ امت کو بھی آپ ﷺ نے یہی تعلیم دی اور اس بات میں کوتاہی پر بڑی ناپسندیدگی اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔

آپ ﷺ کی حیثیت بنیادی طور پر ایک داعی اور مربی کی تھی۔ جب ایک داعی افضلیت کا علَم لے کر مخالفین کو اپنی دعوت کی طرف بلائے گا تو وہ قلبِ سلیم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے بالخصوص انبیا علیہم السلام سابق کے دامن گرفتہ اس سے منہ موڑ کر گروہی تعصب کے دائرہ میں محصور ہو کر رہ جائیں گے اور داعی کی دعوت ان کے عدم التفات کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔ داعی ہمیشہ اپنی بات معقولیت اور صداقت کی بنیاد پر پیش کرتا ہے اور سعید روحیں اسے اسی حیثیت سے قبول کرتی ہیں۔ یہی دعوت کی حکمت ہے جسے ملحوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔ افسوس کہ ہمارے مناظر اور واعظ اس حکمت کو ملحوظ رکھنے میں کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں اور یوں اپنی دعوت اور اللہ کے پیغام کو انسانوں تک پہنچانے کا دائرہ خود ہی محدود کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں سے بچائے جنھیں حضور ﷺ نے ناپسند فرمایا اور جن پر آپ ﷺ نے ناراضی کا اظہار فرمایا۔ [آمین] یہ بات متفق علیہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سید الرسل امام الانبیا اور سید البشر ہیں۔ آپ نے ﷺ اپنی اس فضیلت کو خود بیان فرمایا ہے۔ لیکن آپ ﷺ کی فضیلت کو موقع اور محل کو دیکھے بغیر بیان کرنا صحیح نہیں ہے۔ ایسی صورت جس میں جوابی طور پر نبی ﷺ کی تنقیص کا احتمال ہو یا مسلمان کی طرف سے دوسرے نبی کی تنقیص کا احتمال ہو۔ آپ کی فضیلت کو موضوعِ بحث بنانا درست نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جس تفاضل کی ممانعت کی ہے وہ یہی صورت ہے۔ [مولانا عبدالمالک]

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔جے ماڈل ٹاؤن۔لاہور
17163

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔
(آل عمران ۳:۱۳۲)

اپنا تعلق رسول اللہ ﷺ سے جوڑنے کے لیے

ہماری یہ کتابیں مشعلِ راہ ہیں

احادیث قدسیہ	ابو مسعود اظہر ندوی	۳۵ روپے
رسول اللہ ﷺ کی وصیتیں	ابو مسعود اظہر ندوی	۴۵ روپے
سیرت ﷺ کا پیغام	سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ	۳/۵۰ روپے
درود اُن ﷺ پر، سلام اُن ﷺ پر	سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ	۶ روپے
سیرت ﷺ کے تقاضے	قاضی حسین احمد	۷ روپے
رسول اللہ ﷺ کا معیارِ زندگی	سید اسعد گیلانی	۷ روپے
کلامِ نبوی ﷺ کی کرنیں	مولانا عبدالمالک	۱۵ روپے
سیرتِ پاک ﷺ کا تاریخی کردار	پروفیسر خورشید احمد	۷ روپے
جنت کا سفر	خرم مُراد	۱۶۰ روپے
چند تصویریں: سیرت ﷺ کے البم سے	خرم مُراد	۱۱ روپے
IMAGES from the Prophet's Life Album	خرم مُراد ترجمہ: طیب گلزار خان	۶۰ روپے
Who is MUHAMMAD?	خرم مُراد	۳۵ روپے
چہل احادیث	مرتب: خرم مُراد	۱۵ روپے
چالیس احادیث	مرتب: خرم مُراد	۱۰ روپے
خطباتِ رسول ﷺ	ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی	۴۰ روپے
محمد ﷺ	راما کرشنا راؤ	۷ روپے

نقد یا ڈرافٹ کے ساتھ آرڈر دیں یا وی پی طلب کریں

منشورات
منصورہ، ملتان روڈ، لاہور ـ 54790
فون: 042-543 4909، فیکس: 042-543 2194
manshurat@hotmail.com

04129 / 39